رہبر معظم سید علی خامنہ ای حفظہ اللہ

کے تعزیتی پیغامات

رہبر معظم سید علی خامنہ

کے تعزیتی پیغامات

جمع وترتیب:

ابن حسن

معراج کمپنی

بیسمنٹ میاں مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

نام کتاب: رہبر معظم سید علی خامنہ ای

کے تعزیتی پیغامات

جمع وترتیب: ابن حسن

کمپوزنگ: انس کمیونیکیشن **0300-4271066**

ناشر: معراج کمپنی لاہور

زیرِ اہتمام: ابوظہیر

ملنے کا پتہ

محمد علی بک ایجنسی اسلام آباد

0333-5234311

فہرست

آیت اللہ مہدوی کنی کے انتقال پر تعزیتی پیغام ____ 9
ممتاز عالم دین آیت اللہ حسینی زنجانی کے انتقال پر تعزیتی پیغام ____ 11
آیت اللہ رضوانی کے انتقال پر تعزیتی پیغام ____ 12
صوبہ بوشہر کے زلزلے پر پیغام ____ 13
حجت الاسلام والمسلمین سید مجتبیٰ موسوی لاری کے انتقال پر تعزیتی پیغام ____ 14
''سات ہزار شہید خواتین'' سے معنون کانفرنس کے نام پیغام ____ 16
بس ایکسیڈنٹ میں طالبات کی اندوہناک موت پر تعزیتی پیغام ____ 19
شہیدوں کی قدردانی کے قومی دن کی مناسبت سے پیغام ____ 20
توہین رسالت کی مذمت میں قائد انقلاب اسلامی کا پیغام ____ 21
صوبہ آذربائیجان کے جانکاہ زلزلے پر تعزیتی پیغام ____ 24
جوہری سائنسداں مصطفی احمدی روشن کی شہادت پر تعزیتی پیغام ____ 25
پاسداران انقلاب فورس کے جوانوں کی شہادت پر تعزیتی پیغام ____ 27
امام خمینی رحمت اللہ علیہ کی دوسری برسی پر پیغام ____ 29

پاکستان میں تباہ کن سیلاب پر مسلم اقوام کے نام پیغام ____________ 39
حزب اللہ لبنان کے سربراہ سید عباس موسوی کی شہادت پر تعزیتی پیغام _____ 41
صیہونی حکومت کے وحشیانہ ومجرمانہ حملوں پر تعزیتی پیغام __________ 44
جوہری سائنسداں ڈاکٹر علی محمدی کی شہادت پر تعزیتی پیغام __________ 47
ممتاز فقیہ آیت اللہ منتظری کے انتقال پر تعزیتی پیغام ______________ 48
انقلابی شاعر محمد شاہرخی کے انتقال پر تعزیتی پیغام ______________ 49
صوبہ کردستان کے دہشت گردانہ سانحے پر تعزیتی پیغام _____________ 50
عراق کے ممتاز سیاسی و مذہبی رہنما سید عبد العزیز حکیم کے انتقال پر تعزیتی پیغام _ 52
زاہدان کے دہشت گردانہ سانحے پر تعزیتی پیغام _______________ 54
حضرت آیت اللہ بہجت کے انتقال پر ملال پر تعزیتی پیغام ____________ 56
عراق میں حالیہ ہولناک دہشت گردانہ واقعات اورزائرین حسینی کی مظلومانہ شہادت
پر تعزیتی پیغام ________________________________ 58
معروف مترجم قرآن، شاعرہ اور مصنفہ محترمہ طاہرہ صفار زادہ کے انتقال پر ملال پر
تعزیتی پیغام ________________________________ 60
عالمی کانفرنس ''دہشت گردی سے مقابلہ'' کے نام پیغام ______________ 61
امریکہ میں قرآن کی توہین کے سانحے پر ولی امر المسلمین کا پیغام ________ 65

عَرضِ ناشر

زیر نظر کتاب ''رہبر معظم سید علی خامنہ ای حفظہ اللہ کے تعزیتی پیغامات'' کو ہمارے دوست ابن حسن نے www.khamenei.ir سے جمع کر کے مرتب کیا، اس میں جناب رہبر معظم کے جو پیغامات انٹرنیٹ پر دستیاب ہوئے ان کو اس کتاب میں جمع کر دیا گیا ہے۔ امید ہے کہ قارئین قبول فرما کر ہمیشہ کی طرح ہماری حوصلہ افزائی فرمائیں گے۔

اگر اللہ نے توفیق دی تو انشاء اللہ ہم جناب رہبر معظم کی تمام کتب جو دستیاب ہوں گی ان کو مرحلہ وار شائع کریں گے۔ اس سلسلہ میں آپ حضرات سے گزارش ہے کہ اگر آپ کے پاس رہبر معظم کی کوئی کتاب ہوتو ادارہ کو ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔

جب آپ اپنے لئے دعا کریں تو ہمیں اپنی دعاؤں میں شریک رکھیں تا کہ یہ سلسلہ جاری رہ سکے، اگر کتاب میں کوئی غلطی نظر آئے تو یہ سوچ کر معاف فرما دیں کہ انسان کی سب کوششوں کے باوجود غلطی کی گنجائش بہر حال رہ جاتی ہے، اس غلطی سے ادارہ کو آگاہ کریں تا کہ آئندہ اس کو درست کرلیا جائے۔

آیت اللہ مہدوی کنی کے انتقال پر تعزیتی پیغام

اسلامی جمہوریہ ایران کے ممتاز مجاہد عالم دین آیت اللہ مہدوی کنی رضوان اللہ علیہ کے انتقال پر قائد انقلاب اسلامی نے اپنے تعزیتی پیغام میں امام خمینی رضوان اللہ تعالی علیہ کے اس سچے اور وفادار دوست کی شجاعانہ خدمات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ عظیم پرہیزگار انسان ہر موقعے پر اور ہر جگہ ایک حقیقی عالم دین، سچے سیاستدان اور صریحی انداز رکھنے والے انقلابی شخص کی حیثیت سے نظر آئے اور ان برسوں کے دوران تمام واقعات میں ہمیشہ حق و حقیقت کی حمایت و پشت پناہی کی۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بڑی افسوسناک اور غم انگیز اطلاع ملی کہ مجاہد و پرہیزگار عالم دین حضرت آیت اللہ الحاج شیخ محمد رضا مہدوی کنی رضوان اللہ علیہ نے دار فانی سے کوچ فرمایا اور اپنے احباب اور عقیدتمندوں کو سوگوار کر گئے۔ یہ باعظمت عالم دین انقلاب کے دشوار راستے کے پہلے مجاہدین، با اثر شخصیات، اسلامی جمہوری نظام کے انتہائی قریبی حامیوں اور عظیم الشان امام (خمینی رضوان اللہ تعالی علیہ) کے سچے اور غیور وفاداروں میں سے ایک تھے۔ انقلابی تحریک کے دوران ملک کے تمام اہم میدانوں میں انہوں نے بھرپور شجاعت کے ساتھ آشکارا طور پر سرگرمیاں انجام دیں۔ اسلامی نظام کی تشکیل کے شروعاتی دور میں انقلاب کونسل کی رکنیت اور پھر انقلاب کی کمیٹیوں کی تشکیل سے لیکر اسلامی جمہوری نظام کے دشوارترین دور میں وزارت داخلہ کا قلمدان اور وزارت عظمی کا

عہدہ سنبھالنے تک اور پھر علمی و تحقیقی سرگرمیوں کی انجام دہی، نیکوکار و صالح نوجوانوں کی تربیت، امام صادق علیہ السلام یونیورسٹی کے قیام، تہران کے امام جمعہ کی حیثیت سے خدمات انجام دینے اور اس کے بعد ''مجلس خبرگان'' (ماہرین کی کونسل) کی صدارت کے فرائض کی انجام دہی تک ہر جگہ اور ہر موقعے پر آپ ایک حقیقی عالم دین، ایک سچے سیاستدان اور صریحی انداز رکھنے والے انقلابی کی حیثیت سے نظر آئے۔ انہوں نے کبھی بھی ذاتی خواہش اور جماعتی وقبائلی جذبات کو اپنی وسیع اور انتہائی موثر سرگرمیوں کے دائرے میں داخل نہیں ہونے دیا۔ اس عظیم پرہیزگار انسان نے ان برسوں کے دوران تمام واقعات میں ہمیشہ حق وحقیقت کی حمایت و پشت پناہی کی اور اسلامی نظام اور انقلاب کی روش اور راستے کی حفاظت میں کوئی کوتاہی نہیں برتی۔ ان کی پاکیزہ روح پر اللہ کی رضا ورحمت نازل ہو۔

میں آپ کے اہل خانہ اور برادر عالی قدر کو، ملت ایران اور علمائے کرام نیز آپ کے تمام عقیدتمندوں، شاگردوں اور مرحوم کے ہاتھوں تربیت پانے والے افراد کو دلی تعزیت پیش کرتا ہوں اور اللہ تعالی سے مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا گو ہوں۔

سید علی خامنہ ای

۹۳/۷/۲۹ (ہجری شمسی مطابق 21 اکتوبر 2014)

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

ممتاز عالم دین آیت اللہ حسینی زنجانی

کے انتقال پر تعزیتی پیغام

قائد انقلاب اسلامی نے جلیل القدر عالم دین آیت اللہ الحاج عزالدین حسینی زنجانی کے انتقال پر تعزیتی پیغام جاری کیا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جلیل القدر عالم دین آیت اللہ الحاج جناب عز الدین حسینی زنجانی رضوان اللہ تعالی علیہ کی رحلت کی مشہد اور زنجان میں آپ کے تمام عقیدتمندوں، دینی تعلیمی مراکز کے علمائے کرام اور خاص طور پر مرحوم کے محترم اہل خانہ کو تعزیت پیش کرتا ہوں۔ آپ ممتاز اور صاحب کمال عالم دین سمجھے جاتے تھے اور زنجان کے علاوہ مشہد مقدس میں اپنے طویل قیام کے دوران صاحبان فکر و ہنر اور ممتاز علماء کی توجہ کا مرکز تھے۔ ہدایت وفیض کا مرکز سمجھی جانے والی آپ کی محفل گوناگوں طبقات کی آماجگاہ تھی۔ خداوند عالم اس عظیم عالم دین کی بلندی درجات میں اضافہ فرمائے اور آپ کے سوگواروں کو اجر وفضل سے نوازے۔

سیّد علی خامنہ ای

14 مئی 2013 عیسوی

❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀

آیت اللہ رضوانی کے انتقال پر تعزیتی پیغام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جلیل القدر فقیہ آقا الحاج غلام رضا رضوانی رحمت اللہ علیہ کے انتقال پر آپ کے تمام محترم لواحقین، جملہ عقیدتمندوں اور شاگردوں کو تعزیت پیش کرتا ہوں۔ یہ عظیم المرتبت عالم دین امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کے معتمد شخص اور شورائے نگہبان کی رکنیت سمیت متعدد اہم فرائض کے ذمہ دار تھے۔ مختلف اداروں سے شورائے نگہبان کے تعاون کے عمل میں ادارے کے فقہی نظریات کی تشریح جیسی آپ کی خدمات انشاء اللہ باعث عنایت خداوندی اور موجب خوشنودی پروردگار قرار پائیں گی۔

اللہ تعالی سے اس عالی مرتبت عالم دین کے لئے بلندی درجات کی دعا کرتا ہوں۔

سید علی خامنہ ای

۳۱ فروردین ۱۳۹۲

20 اپریل 2012

❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋

صوبہ بوشہر کے زلزلے پر پیغام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بڑے غم و اندوہ کے ساتھ صوبہ بوشہر کے زلزلے اور اس سے ہونے والے جانی و مالی نقصانات کی خبر سنی۔

مرحومین کے لئے رحمت و مغفرت، زخمیوں کی شفا اور پسماندگان کے لئے صبر و اجر کی دعا کرتا ہوں اور ولی وفیقہ کے محترم نمائندے، صوبے کے محترم حکام اور متعلقہ عہدیداروں سے چاہتا ہوں کہ زخمیوں کی نجات اور متاثرین کی مدد کے لئے ہر ممکن کوشش انجام دیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ ملک بھر کے عوام بھی ہمیشہ کی طرح متاثرین کے رنج والم کو کم کرنے میں اپنا درخشاں کردار ادا کریں گے۔

والسلام علیکم و رحمۃ اللہ

سید علی خامنہ ای

۲۰ فروردین ماہ ۱۳۹۲

9 اپریل 2013

حجت الاسلام والمسلمین سید مجتبیٰ موسوی لاری کے انتقال پر تعزیتی پیغام

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

میں نے عالی مرتبت عالم دین اور مجاہد مصنف حجت الاسلام و المسلمین آقائے الحاج سید مجتبیٰ موسوی لاری مرحوم کے انتقال کی خبر بڑے رنج و ملال کے ساتھ سنی۔

دنیا بھر میں مکتب اہل بیت اور اسلامی تعلیمات کی ترویج میں اس بزرگ اور فرزانہ عالم دین کی گراں قدر خدمات گذشتہ کئی دہائیوں میں واقعی کم نظیر ہیں۔ ان کی تحریروں کے نور ہدایت سے جو خاص علمی مہارت اور منطقی طرز بیان کے ساتھ پانچ براعظموں میں شائع ہوتی تھیں، ہزاروں باانصاف اور مشتاق افراد چشمۂ حقیقت سے روشناس ہوئے اور انہوں نے اسلام کو پہچانا اور اسے قبول کیا۔

بے لوث خدمت کرنے والے اس پارسا اور ہر طرح کے دکھاوے سے گریزاں عالم دین نے یک وتنہا اور بغیر کسی کا سہارا لئے ہوئے اپنی پوری زندگی اور تمام تر توانائیاں اس عظیم جہاد کے لئے وقف کر دیں اور فرائض کی ادائیگی اور رضائے پروردگار کے حصول کو اپنا نصب العین قرار دیا۔

میں اس بااخلاص عالم دین کے انتقال پر لارستان اور صوبہ فارس کے باشرف عوام اور ان کے تمام عقیدتمندوں، شاگردوں، ان کی تحریروں سے مستفیض ہونے والوں اور خاص طور پر ان کے معزز و لائق تو قیر اہل خانہ کو تعزیت پیش کرتا ہوں اور ان کی بلندی درجات اور مغفرت کے لئے بارگاہ خداوندی میں دعا گو ہوں۔

سیّد علی خامنہ ای

19 اسفند 1391

مطابق 9 مارچ 2013

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

''سات ہزار شہید خواتین''

سے معنون کانفرنس کے نام پیغام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

آج آپ جام شہادت نوش کرنے والی ہزاروں خواتین کے لشکر کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے جمع ہیں جنہوں نے تاریخ اسلام اور وطن عزیز کے رخ کو نئی سمت و جہت عطا کرنے میں قابل قدر کردار ادا کیا اور سرخرو ہوکر بارگاہ خداوندی میں حاضری دی۔ ان فرشتہ صفت خواتین کا لشکر جنہوں نے راہ اسلام میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا، محض تماشائی نہیں رہا بلکہ اس نے میدان عمل میں وارد ہوکر جدید ایران کے معماروں کی صف میں اپنی جگہ بنائی۔ یہ بڑی عظیم خواتین تھیں جنہوں نے مشرق و مغرب کے سامنے عورت کی ایک نئی تصویر وتعریف پیش کی۔ عورت کی مشرقی تعریف غالباً یہ ہے کہ وہ حاشئے پر رہنے والی ذی روح ہے جس کا تاریخ سازی میں کوئی کردار نہیں جبکہ مغربی تعریف کے مطابق عورت وہ موجود ہے جس کا جنسیاتی پہلو اس کی انسانیت پر غالب رہتا ہے اور جو مردوں کی جنسی بھوک کی تسکین کا سامان اور جدید سرمایہ دارانہ نظام کی خدمت گزار ہے۔ انقلاب اور مقدس دفاع کی شیر دل خواتین نے ثابت کر دیا کہ وہ ''لا شرقیہ و لا غربیہ'' عورت کا ایک تیسرا نمونہ ہیں۔ مسلم

ایرانی خاتون نے دنیا کی خواتین کے سامنے ایک نیا باب متعارف کرایا اور ثابت کر دیا کہ عورت ہوتے ہوئے، عفت و پاکدامنی سے آراستہ ہوتے ہوئے، با حجاب و باوقار رہتے ہوئے بھی امور کے متن و مرکز میں کردار ادا کیا جا سکتا ہے۔ خاندان کے محاذ کو پاکیزہ رکھتے ہوئے سیاسی و سماجی میدانوں میں نئے نئے محاذوں پر بھی شراکت کی جا سکتی ہے اور بڑی فتوحات حاصل کی جا سکتی ہیں۔

ان عورتوں نے اپنے نسوانی جذبات، لطافت اور رحمدلی کو جہاد و شہادت و استقامت کے جذبات سے آمیختہ کیا اور مردوں کے میدانوں کو بھی اپنی شجاعت و فداکاری اور اخلاص وصدق دلی سے سر کر لیا۔

اسلامی انقلاب اور مقدس دفاع میں ایسی عورتیں درخشاں نظر آئیں جو عورت کی تعریف، تہذیب نفس و ارتقائے نفس کے میدان میں، صحتمند خاندان اور معتدل گھر کی حفاظت کے میدان میں، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے میدان میں اور سماجی جہاد کے میدان میں عورت کے کردار اور شراکت کو عالمی سطح تک پہنچانے اور بڑی رکاوٹوں کو عبور کرنے پر قادر تھیں۔

عصر جدید میں ان مجاہد خواتین کے خون کی برکت سے ایک نیا جذبہ اور نئی قوت نمودار ہوئی ہے جس نے پہلے درجے میں عالم اسلام کی سطح پر خواتین پر اپنے اثرات مرتب کئے ہیں اور جلد یا بدیر دنیا میں عورتوں کی سرنوشت کو بھی متاثر کرے گی۔

جب تک خدیجہ کبری علیہا السلام، فاطمہ زہرا علیہا السلام اور زینب کبری علیہا السلام کا درخشاں آفتاب ضوفشانی کرتا رہے گا عورت کے خلاف نئی یا پرانی کوئی بھی سازش کسی نتیجے پر نہیں پہنچے گی۔ ہماری ہزاروں کربلائی خواتین نے ظاہری ظلم وستم کے سیاہ محاصرے کو توڑنے کے ساتھ ہی عورتوں پر ماڈرن انداز میں ہونے والے ظلم و زیادتی کو بھی رسوا کر کے ثابت کر دیا ہے کہ عورت کی خداداد آبرو اور وقار اس کا سب سے اہم حق ہے جو نام نہاد ماڈرن دور میں ہنوز ناشناختہ ہے اور اب اس کی شناخت کا

وقت آن پہنچا ہے۔

ان گراں قدر خاتون شہیدوں کے خاندانوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور یہ امید کرتا ہوں کہ ان باشرف مجاہد خواتین کے خون کی برکت سے ذرائع ابلاغ، فنکار، فرزانہ شخصیات اور سنیما کی صنعت سے وابستہ افراد مسلم ایرانی خواتین کے عظیم جہاد کو دنیا کے سامنے پیش کریں گے جسے اس جہاد سے روشناس ہونے کی سخت ضرورت ہے۔

مسلم ایرانی مجاہد خاتون صدر اسلام کی خواتین کے بعد جو معلم اول ہیں، دنیا کی عورتوں کے لئے معلم ثانی کا درجہ رکھتی ہیں۔

اللہ کا درود و سلام ہو اسلام کی عظیم خاتون حضرت فاطمہ زہرا، صدر اسلام کی تمام باعظمت خواتین اور ایران اسلامی کی جاں نثار و فداکار خواتین پر۔

سیّد علی خامنہ ای

۱۵ / اسفند/ ۱۳۹۱

مطابق 5 مارچ 2013

❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀

بس ایکسیڈنٹ میں طالبات کی اندوہناک موت پر تعزیتی پیغام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اندوہناک حادثہ جس میں اسلامی وطن عزیز کی چند طالبات جاں بحق اور کچھ دیگر زخمی ہوگئیں، حقیر کے لئے بہت رنج والم کا باعث ہے۔

یہ ایسا غم ہے کہ بشارت الٰہی کے علاوہ کوئی چیز بھی اس کی شدت وسنگینی میں کمی نہیں کرسکتی۔ اس حادثے پر صبر وضبط والدین اور لواحقین کے غمزدہ قلوب پر بارش رحمت الٰہی کا ذریعہ ہے جو اس المناک واقعے پر سوگوار ہیں۔

میں تمام سوگوار لواحقین خصوصاً والدین، اساتذہ اور ہم جماعت طالبات کو محزون دل کی گہرائیوں سے تعزیت پیش کرتا ہوں اور اللہ تعالی کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ انہیں اہل صبر کی بہترین جزا اور تسلی ورحمت عطا فرمائے، ملکوتی سفر پر روانہ ہوجانے والی ان عزیز طالبات کو شہدا کے ساتھ محشور کرے اور تمام زخمیوں کو شفائے کامل اور صحت وعافیت عنایت فرمائے۔

سید علی خامنہ ای

30 مہر 1391 مطابق 21 اکتوبر 2012

شہیدوں کی قدردانی کے قومی دن کی مناسبت سے پیغام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مقدس دفاع کے ایام میں سے ایک دن کی پیشانی پر درج شہیدوں کے مبارک نام نے اس دن کو اس دور کے یادگار دنوں کے نقطہ اوج کی مانند نمایاں اور ممتاز کر دیا ہے۔ کیونکہ شہدا جہاد فی سبیل اللہ کے دور کے حیرت انگیز تغیرات اور پرکشش فضا کا آئینہ ہیں۔ تمام میدانوں میں کامیابی کا راز ایثار اور جذبہ قربانی ہے اور ایثار پیشہ و فداکار انسان ہی اپنی قوم کو پرشکوہ عظمت کی بلندی پر لے جاتے ہیں۔ حقیر مادی رغبتوں اور چاہتوں سے نجات ان انسانوں کو یہ حیرت انگیز توانائی عطا کرتی ہے اور یہ ماورائی طاقت انہیں بخشتی ہے۔

ہمارے عزیز شہدا اور ان کے قابل احترام صابر لواحقین جنہوں نے اللہ کے لئے مادی دنیا کے اپنے سب سے نفیس سرمائے سے چشم پوشی کر لی، ان انسانوں میں سب سے پیش پیش ہیں۔

ان پر اللہ تعالی، اس کے فرشتوں اور نیک بندوں کا سلام ہو۔

سید علی خامنہ ای

۶ مہر ۱۳۹۱ 27 ستمبر 2012

توہین رسالت کی مذمت میں

قائد انقلاب اسلامی کا پیغام

اسلام دشمن عناصر کی طرف سے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شان میں گستاخی پر مبنی فلم کی نمائش کے بعد قائد انقلاب اسلامی آیت اللہ العظمٰی خامنہ ای نے ایرانی قوم اور عظیم امت مسلمہ کے نام اپنے پیغام میں امریکہ، صیہونزم اور دیگر عالمی سامراجی طاقتوں کی معاندانہ حرکتوں اور کینہ توزی کو اس شر پسندانہ اور گستاخانہ حرکت کی وجہ قرار دیا۔ آپ نے اسلام و قرآن مجید کے بارے میں صیہونیوں کے بغض و عناد کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اگر امریکی رہنما اس میں اپنا ہاتھ نہ ہونے کے دعوے میں سچے ہیں تو انہیں اس سنگین جرم میں ملوث افراد اور ان کی مالی معاونت کرنے والوں کو قرار واقعی سزا دینا چاہیئے جنہوں نے امت مسلمہ کے جذبات اور دلوں کو مجروح کیا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قال اللہ العزیز الحکیم:

یُرِیۡدُوۡنَ لِیُطۡفِـُٔوۡا نُوۡرَ اللّٰہِ بِاَفۡوَاہِہِمۡ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوۡرِہٖ وَلَوۡ کَرِہَ الۡکٰفِرُوۡنَ﴿۸﴾

یہ چاہتے ہیں کہ خدا کے (چراغ) کی روشنی کو منہ سے
(پھونک مار کر) بجھا دیں۔ حالانکہ خدا اپنی روشنی کو پورا کر کے
رہے گا خواہ کافر ناخوش ہی ہوں۔[1]

عزیز ایرانی عوام اور عظیم ملت اسلامیہ!

دشمنان اسلام کے ناپاک ہاتھوں نے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی توہین کر کے آنحضرت صلی اللہ علی و آلہ وسلم کی نسبت اپنے بغض و کینے کو ایک بار پھر آشکارا اور نمایاں کر دیا ہے اور اپنے جنونی فعل اور نفرت انگیز اقدام سے عصر حاضر میں قرآن اور اسلام کی تنویر کی ہمہ گیریت پر صہیونیوں کی تلملاہٹ اور برہمی کو ظاہر کیا ہے۔

اس مجرمانہ فعل اور گناہ عظیم کا ارتکاب کرنے والوں کی روسیاہی کے اثبات کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ انہوں نے کائنات کی سب سے عظیم اور مقدس ہستی کو اپنی بھونڈی مہمل گوئی کا نشانہ بنایا ہے۔ اس شر پسندانہ اور شیطانی حرکت کے پیچھے صیہونزم، امریکہ اور دوسری عالمی سامراجی طاقتوں کا ہاتھ ہے جو اپنے خیال باطل میں انتہائی رفعتوں کے حامل اسلامی مقدسات کو دنیائے اسلام کی نوجوان نسل کی نظروں سے گرا دینے اور اس کے دینی جذبات کو مٹا دینے کے در پے ہیں۔ اگر وہ اس مذموم سلسلے کی شروعاتی کڑی یعنی سلمان رشدی، ڈنمارک کے کارٹونسٹ اور قرآن مجید کو آگ لگانے والے امریکی پادریوں کی حمایت نہ کرتے اور صیہونی سرمایہ داروں سے وابستہ اداروں کو اسلام کے خلاف دسیوں فلمیں بنانے کا کام نہ سونپتے تو آج اس عظیم اور ناقابل بخشش گناہ کی نوبت نہ آتی۔ اس عظیم گناہ اور سنگین جرم کے سلسلے میں صف اول کے ملزم امریکی حکومت اور صیہونزم ہے۔

اگر امریکی رہنما اس میں اپنا کوئی کردار نہ ہونے کے دعوے میں سچے ہیں تو

---

[1] سورۂ صف:۸

انہیں اس سنگین جرم میں ملوث افراد اور ان کی مالی معاونت کرنے والوں کو قرار واقعی سزا دینی چاہیے جنھوں نے امت مسلمہ کے جذبات اور دلوں کو مجروح کیا ہے۔

پوری دنیا میں مسلمان بھائی اور بہن یہ جان لیں کہ اسلامی بیداری کے مقابلے میں دشمن کی یہ بزدلانہ اور ذلت آمیز حرکت درحقیقت اسلامی بیداری کی عظمت وجلالت اور اس کے روز افزوں نمو و ارتقاء کا مظہر ہے۔

وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ

اور خدا اپنے کام پر غالب ہے۔ [1]

سید علی خامنہ ای

23 شہریور 1391

13 ستمبر 2012

❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀

---

[1] سورۂ یوسف: ۲۱

صوبہ آذربائیجان کے جانکاہ زلزلے پر تعزیتی پیغام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

آذربائیجان کے زلزلے کا تلخ حادثہ گہرے غم و اندوہ کا باعث بنا۔ میں حادثے میں جاں بحق ہونے والے افراد کے لئے رحمت الٰہی، زخمیوں کے لئے شفائے عاجل اور لواحقین و متاثرین کے لئے صبر و اجر کی دعا کرتا ہوں۔

ضروری ہے کہ محترم حکام اور عزیز عوام ان عزیزوں کے رنج و آلام کو کم کرنے کے لئے بھرپور سعی و کوشش کریں۔

صوبہ مشرقی آذربائیجان میں آنے والے زلزلے کے نتیجے میں قیمتی جانوں کے ضیاع پر دلی صدمہ پہنچا ہے۔ جاں بحق ہونے والے والوں کی مغفرت اور انکے لواحقین کے لئے صبر جمیل کی دعا ہے۔

والسلام علیکم و رحمۃ اللہ

سید علی خامنہ ای

12 اگست 2012

❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀

جوہری سائنسداں مصطفی احمدی روشن

کی شہادت پر تعزیتی پیغام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نوجوان سائنسدان شہید مصطفیٰ احمدی روشن کی شہادت سے دوست داران دانش اور اسلامی جمہوریہ کی پیشرفت کو اپنا فریضہ سمجھنے والوں کے دل ایک بار پھر داغدار ہو گئے۔ ہم سب اس مظلوم، ممتاز اور سرفراز نوجوان کے والدین، اہلیہ اور فرزند کے غم میں شریک ہیں۔

یہ بزدلانہ کارروائی، جس کی منصوبہ سازی کرنے والے اور جسے انجام دینے والے عناصر بین الاقوامی سرکاری دہشت گردانہ نیٹ ورک کے دیگر جرائم کی مانند کبھی بھی اپنے اس گھناؤنے جرم کا اعتراف کرنے اور اس کی ذمہ داری قبول کرنے کی جرأت نہیں کر سکیں گے، درحقیقت سی آئی اے اور موساد کی منصوبہ بندی یا تعاون سے انجام پائی ہے اور یہ بزدلانہ ٹارگٹ کلنگ، مسلسل پیشرفت کرنے والی پرعزم اور باایمان ملت ایران کے مقابلے میں امریکہ اور صیہونزم کی زیر قیادت استکباری محاذ کی بے بسی کی علامت ہے۔ وہ اپنی اس پست روش اور قسی القلبی میں بھی شکست سے دوچار ہوں گے اور اپنے پلید و شر پسندانہ مقاصد کی تکمیل نہیں کر سکیں گے۔ تیز رفتار علمی

پیشرفت اور علم و دانش کی نئی نئی بلندیوں کو سر کرنے کا عمل جو مصطفی شہید جیسے با ایمان اور غیور نوجوانوں کے عزم و ہمت اور توانائی و صلاحیت کی بدولت رونق پا چکا ہے، اس وقت کسی ایک فرد پر منحصر نہیں ہے۔ یہ ایک تاریخی مہم اور محکم قومی عزم کا ثمرہ ہے۔ ہم استکبار اور تسلط پسند محاذ کے سرغناؤں کو مایوس کرتے ہوئے پوری قوت اور عزم راسخ کے ساتھ اس راستے پر گامزن رہیں گے اور اپنی عظیم قوم کی قابل رشک پیشرفت و ترقی کا لوہا حاسد اور کینہ توز دشمن سے بھی منوا لیں گے اور اس کے ساتھ ہی ہم اس جرم کا ارتکاب کرنے والوں اور اس کے پس پردہ سرگرم عناصر کو کیفر کردار تک پہنچانے سے چشم پوشی بھی نہیں کریں گے۔

میں اس عزیز کے والدین، زوجہ اور فرزند، نیز ملک کے علمی حلقے اور یونیورسٹی اور ہمہ گیر علمی مہم میں شامل افراد کو اس عزیز کی شہادت کی تعزیت پیش کرتا ہوں اور ان کے لئے اللہ تعالی سے صبر وضبط اور اس عزیز شہید کے لئے بلندی درجات کی دعا کرتا ہوں اور ساتھ ہی علی محمدی شہید، شہریاری شہید اور رضائی نژاد شہید کو بھی خراج عقیدت پیش کرتا ہوں۔

سید علی خامنہ ای

22 دیماہ 1390

12 جنوری 2012

پاسداران انقلاب فورس کے جوانوں کی شہادت پر تعزیتی پیغام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ﴿۱۵۶﴾

پاسداران انقلاب فورس کے ایک مرکز میں رونما ہونے والا خونیں سانحہ، جو اس ادارے کے چند ممتاز افراد اور ان میں سرفہرست عالی قدر کمانڈر، نمایاں، پارسا اور بے لوث سائنسداں حسن مقدم کی شہادت پر منتج ہوا، ایک تلخ اور اندوہناک سانحہ تھا۔

کبھی نہ تھکنے والے یہ جاں بکف جوان عزم راسخ کے ساتھ سینہ تانے ہوئے ہمیشہ خطرات سے ٹکرا جانے کے لئے آگے بڑھے، مقدس دفاع کے دوران اور اس کے بعد کے ادوار میں انہوں نے تھکن کے احساس کو اپنے قریب نہیں آنے دیا۔ بیشک شہادت ان کی سب سے بڑی آرزو تھی لیکن ہر ملک اور ہر معاشرے میں عظیم انسانوں کی جدائی اس ملک اور وہاں کے عوام کے لئے ایک خسارہ اور افسوسناک سانحہ ہوتی ہے۔ ہم سب ان عزیزوں کے محترم خاندانوں کے غم واندوہ میں شریک ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ ان افراد کی محنت کا ثمرہ جہاد (ادارہ) کے افراد کے پاس محفوظ ہے اور اس ادارے کے تربیت یافتہ افراد اس نورانی راستے پر رواں دواں رہنے کی ضروری صلاحیت سے

آراستہ ہیں۔

میرے عزیزو! میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالی کے لا زوال فضل و کرم کے طفیل میں اور اپنے شہیدوں کی روحوں کی مدد سے اپنے عزم و ارادے اور سعی و کوشش میں اضافہ کیجئے تا کہ سب کو اور بھی اچھی طرح علم ہو جائے کہ شہادت ہمارے لئے توفیق الہی، مایہ برکت اور عظیم معراج ہے۔

میں ان شہیدوں کے پسماندگان، دوستوں اور رفقائے کار کو دلی تعزیت پیش کرتا ہوں۔

سید علی خامنہ ای

25 آبان 1390

مطابق 16 نومبر 2011

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

امام خمینی رحمت اللہ علیہ کی دوسری برسی پر پیغام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
اَلَمۡ تَرَ كَیۡفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَیِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَیِّبَةٍ اَصۡلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرۡعُهَا فِی السَّمَآءِ ﴿۲۴﴾ تُؤۡتِیۡۤ اُكُلَهَا كُلَّ حِیۡنٍۭ بِاِذۡنِ رَبِّهَا ؕ وَ یَضۡرِبُ اللّٰهُ الۡاَمۡثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمۡ یَتَذَكَّرُوۡنَ ﴿۲۵﴾

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا نے پاک بات کی کیسی مثال بیان فرمائی ہے (وہ ایسی ہے) جیسے پاکیزہ درخت جس کی جڑ مضبوط (یعنی زمین کو پکڑے ہوئے) ہو اور شاخیں آسمان میں۔
اپنے پروردگار کے حکم سے ہر وقت پھل لاتا (اور میوے دیتا) ہو۔ اور خدا لوگوں کے لیے مثالیں بیان فرماتا ہے تا کہ وہ نصیحت پکڑیں۔ [1]

ایک بار پھر چودہ خرداد مطابق چار جون، عالم اسلام کے عظیم سوگ کا دن آ گیا، وہ دن کہ جب ایران میں سورج کے بغیر صبح کا آغاز ہوا۔ جس دن انقلاب نے اس قلب تپاں کی دھڑکن نہ سنی۔ وہ دن جب پوری دنیا میں ہر مسلمان اور ہر حریت پسند انسان نے یتیمی کا احساس کیا۔ وہ دن جب ملت ایران نے اس مستحکم چٹان کو جس

[1] سورۂ ابراہیم: ۲۴، ۲۵

کا اس کو سہارا حاصل تھا، اس سرو بلند کو جس کے سائے میں وہ سکون سے رہ رہی تھی اور اس روح عظیم کو جو اس قبلہ گاہ عشق و ایمان تھی، اپنے پاس نہ پایا۔ عزاداری کا دن، امتحان کا دن، عظیم سانحے کا دن اور اس سے دائمی میثاق کا دن جس نے اس جامہ عارضی کو حیات ابدی سے تبدیل کر لیا تھا۔

جی ہاں اس دن، امام کی جسمانی موجودگی اور آپ کی عینی قربت کی نعمت ہم سے سلب کر لی گئی اور وہ شعلہ برق جو اس زمانے کی مادی اور آلودہ زندگی کی فضا میں قدرت الہی سے ضوفگن ہوا تھا، خاموش ہو گیا لیکن اسی کے ساتھ امام کی معرفت کے نئے پہلو وا ہوئے اور آپ کی حیرت انگیز و بے نظیر رہبری کے برسوں کے ناقابل تکرار لمحات کی یاد سے اذہان غور و فکر کرنے پر جو معمولاً کسی شخصیت کے بارے میں اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک وہ زندہ رہتی ہے، مجبور ہو گئے اور آنکھیں اس خورشید فروزاں و آفتاب حیات آفریں کو ڈھونڈنے لگیں جو اب دسترس سے دور ایک ستارے میں تبدیل ہو چکا تھا۔ اس مجدد دوراں اور یگانہ زمانہ کی تعریف و توصیف میں ایک دن میں اور ایک ہفتے میں جو زبانوں پر جاری ہوا، اشعار میں کہا گیا اور تحریروں میں لایا گیا، وہ ان کی رہبری کے تمام ادوار میں نہیں کہا گیا تھا۔ دوسری طرف امام کبیر و عظیم کے خلاء کے احساس نے ممکنہ خطرات کے اندیشوں میں مبتلا دلوں کو ایک کر دیا اور سب کو امام (خمینی رحمت اللہ علیہ) کے بتائے ہوئے صراط مستقیم پر، ان کی گرانبہا میراث یعنی اسلامی نظام اور انقلابی اقدار کے دفاع میں ثابت قدم کر دیا قوم کو نیا جوش و ولولہ، ملک کے خدمتگاروں کو بے مثال عزم اور حکومت اور قوم کے رابطے کو پہلے سے زیادہ استحکام حاصل ہوا۔ اس وارث انبیاء و منادی راہ صالحین کی برکات بیکراں اس کی رحلت کے بعد بھی انقلاب، ملک اور قوم کے شامل حال ہے۔

اس سانحہ جانکاہ کو دو سال ہو گئے۔ اگر چہ اس دن کی یاد سے جب زمین و آسمان نے گریہ کیا، ایک بار پھر دلوں پر غم و اندوہ کے بادل چھا گئے، لیکن یہ مشاہدہ کہ

ہمارے امام عظیم الشان اب بھی انقلاب کے تمام مشاہدات و مناظر میں حاضر و ناظر اور خورشید تاباں کی طرح ضوفگن ہیں، دلوں کو امید و اطمینان سے سرشار کر دیتا ہے۔ خدا کا شکر کہ دشمنوں کی یہ خواہش اور توقع کہ امام کی رحلت کے بعد ملک میں نراجیت پھیل جائے گا، انقلاب بندگلی سے دوچار ہو جائے گا، ایرانی قوم کا شیرازہ بکھر جائے گا اور ان کی سازشیں کامیاب ہو جائیں گی، سراب ثابت ہوئی اور ان کا نیرنگ اور چالیں جنہوں نے کوشش کی کہ ملک، قوم اور حکومت، راہ امام (خمینی رحمت اللہ علیہ) سے ہٹ جائیں، حکام کی ہوشیاری اور میدان میں عوام کی موجودگی سے ناکام ہوگئیں اور قوم اور حکومت امام کے بتائے ہوئے راستے اور آپ کے معین کردہ خطوط پر اب بھی پوری قوت کے ساتھ گامزن ہے۔

اس وقت چار جون کی تلخ یادوں کے ساتھ ہی یہ شیریں حقیقت بھی ہمارے سامنے ہے کہ ہمارے امام (خمینی رحمت اللہ علیہ) اگر چہ جسمانی لحاظ سے ہمارے درمیان نہیں ہیں لیکن اپنی فکر، اپنے بتائے ہوئے راستے اور اپنی ہمیشہ باقی رہنے والی وصیت کے توسط سے ہمارے درمیان موجود اور زندہ ہیں اور خدا کے فضل و قدرت سے دنیا کی کوئی بھی طاقت نہ اس موجودگی اور حیات کو سلب کر سکتی ہے اور نہ ہی اسلامی جمہوریہ کو اس کے عظیم معلم اور بانی سے الگ کر سکتی ہے۔

اب میں چند نکات بیان کرنا چاہتا ہوں؛

دشمن، ایران اسلامی کو امام کے راستے اور ان کے فکری و سیاسی خطوط سے الگ نہیں کر سکے ہیں اور خدا نے چاہا تو کبھی الگ نہ کر سکیں گے، اب اپنے زہر آلود پروپیگنڈوں میں یہ ظاہر کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ اسلامی جمہوریہ اپنی بنیاد اور اساس سے الگ ہو چکی ہے۔ یہ خاص طور پر ان مواقع پر اپنے تشہیراتی لاؤڈ اسپیکروں کے ذریعے اپنے اس بے بنیاد پروپیگنڈے کو زیادہ زور وشور کے ساتھ دہراتے ہیں جب ملک کے اندر یا عالمی سطح پر اسلامی جمہوریہ کو کوئی کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ اس

زہریلے پروپیگنڈے سے ان کا مقصد اسلامی ملکوں کے انقلابی مسلمانوں کو متاثر کرنا ہے جو ایران اسلامی کی پائیداری اور بیداری سے فکر حاصل کر کے، اٹھ کھڑے ہوئے ہیں اور انھوں نے بہت سے ملکوں میں سامراجی زرخریدوں پر عرصہ حیات تنگ کر دیا ہے۔ سامراج اور اس سے وابستہ تشہیراتی اداروں کی کوشش ہے کہ ان بیدار مسلمانوں کی امید اور توقع کو ناامیدی اور بدگمانی میں بدل دیں اور اس کے لئے اس سے بہتر اور موثر کوئی اور راستہ نہیں ہے کہ ملت ایران کے ہراول دستے اور تمام رکاوٹیں دور کرنے والے اسلامی انقلاب کو ناکام اور ناتواں ثابت کریں اور یہ ظاہر کریں کہ ایران اسلامی مشکلات سے دوچار ہوکر، حقیقی محمدی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اسلام کے راستے اور امام خمینی (قدس سرہ) کی معین کردہ جہت سے ہٹ گیا ہے۔ میں پورے وثوق سے اعلان کرتا ہوں کہ سامراج کی یہ چال خود ایران کے اسلامی انقلاب کے مقابلے میں اس کی عاجزی کی محکم دلیل ہے اور اس بات کا بین ثبوت ہے کہ اسلامی نظام کی جائے پیدائش میں یہ مقدس جہت اور راستہ جاری ہے۔ ملت ایران اس بات کو دوسروں سے بہتر سمجھتی ہے کہ سامراجی کیمپ بالخصوص غدار امریکہ کی زر اور زور زبردستی کی پالیسیوں کے مقابلے میں جو کھلے عام مظلوم اور کمزور اقوام پر تسلط جمانے کی کوشش کرتا ہے، واحد محکم محاذ اسلام اور قرآن سے تمسک اور اس کے حیات آفریں اصولوں کی پابندی ہے اور اس اصول سے انحراف دشمنان اسلام کے نفوذ کا راستہ کھول دے گا اور انہیں اس قوم پر جس نے سامراجیوں کے ناجائز مفادات اور جھوٹی شان پر کاری ترین وار کئے ہیں، انتقام آمیز تسلط جمانے میں کامیاب بنا دے گا۔ بنابریں اس ہوشیار اور دلیر قوم نے اپنی عظیم تحریک کے اوج کے زمانے سے ہمیشہ اپنے پورے وجود سے حقیقی محمدی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اسلام کا دفاع کیا ہے اور سامراجی سربراہوں اور امریکی اسلام کی ترویج کرانے والوں کی سازشوں اور چالوں کے مقابلے میں مجاہدت کی ہے اور انشاء اللہ ہمیشہ اسی طرح یہ مجاہدت جاری رہے گی۔

دوسری بات یہ ہے کہ حالیہ مہینوں میں اسی سیاست کے تحت جس کا ابھی ذکر کیا گیا، سامراجی پروپیگنڈہ اداروں نے مغربی ملکوں کے ساتھ اسلامی جمہوریہ کے روابط کا مسئلہ اٹھایا ہے، اس کو بحث کا موضوع بنایا ہے اور اس سلسلے میں مختلف قسم کے دعوے، تجزیئے اور نظریات پیش کئے گئے ہیں۔ پروپیگنڈہ ادارے، مختلف سمتوں سے مگر مشترکہ مقصد کے تحت، اس عوامی اور اسلامی نظام پر سوالیہ نشان لگانے اور اس کی حیثیت کو مجروح کرنے کے لئے اس مسئلے سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

میں اس ہوشیاری اور قوت تجزیہ پر جو الحمد للہ انقلاب کی برکت سے ہمارے عوام کے اندر پیدا ہوئی ہے، مکمل اعتماد اور اطمینان کے ساتھ یہ اعلان کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ سامراجی ترجمانوں کے دعوؤں اور ان کی خواہش کے برخلاف، اسلامی جمہوریہ ایران کی خارجہ پالیسی جس کی اصل بنیاد ''نہ مشرقی اور نہ مغربی'' کا اصول ہے، تبدیل نہیں ہوئی ہے اور کبھی تبدیل نہیں ہو سکتی۔ دشمنوں کا افواہ پھیلانا اور ہلڑ ہنگامہ ایران اسلامی کی قوم کو اس راہ سے ہٹانے پر قادر نہیں ہے جس کا اس نے بصیرت کے ساتھ انتخاب کیا ہے۔

اس زمانے میں جب دنیا کی مشرقی اور مغربی بلاک میں تقسیم کے باعث حکومتیں، حتی ملکوں میں آنے والے سیاسی اور انقلابی تغیرات بھی، ان دونوں میں سے کسی ایک سے ملحق ہونے اور امریکہ یا سوویت یونین میں سے کسی ایک کے حکام کا تسلط قبول کرنے پر مجبور تھے، ''نہ مشرقی اور نہ مغربی'' کا اصول اس طلسم کو توڑنے اور دونوں سپر طاقتوں سے آزادی کے لئے اپنایا گیا تھا اور آج جبکہ سوویت یونین اور یورپ کے تغیرات کے نتیجے میں مشرقی بلاک ٹوٹ چکا ہے، روس کی سپر پاور کی حیثیت ختم ہو چکی ہے اور امریکی حکومت کا بظاہر میدان میں کوئی حریف نہیں رہا اور وہ دیوانے پن اور غرور آمیز حرکتوں میں سرگرم ہے، عالمی روابط کے اصول وضوابط کی کوئی پابندی کئے بغیر تمام اقوام کی مصلحتوں پر اپنے مفادات کو ترجیح دیتی ہے، تمام امور میں خود

سرانہ مداخلت کرتی ہے، اس چیز کے حصول کے لئے جس کو اس نے اپنا مفاد فرض کر رکھا ہے، بے لگام ہوکر جرائم کا ارتکاب کرتی ہے، اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک بے گناہوں کے خون سے آلودہ کرتی ہے اور دونوں، سابق مشرقی اور مغربی بلاکوں کو اپنی افواج، جاسوسوں اور تشہیراتی کارندوں کی جولانگاہ بنا رکھا ہے،''نہ مشرقی اور نہ مغربی'' کے اصول کا مطلب اس کے سامراجی تسلط کو نہ تسلیم کرنا، امت اسلامیہ کے مفادات پر اس کی دست درازی کے خلاف مجاہدت اور ان تمام ضوابط اور طریقوں کی نفی ہے جو اس حکومت نے مسلمہ بین الاقوامی اصولوں کی جگہ، اپنے مفادات کے تحفظ کے لئے وضع کئے ہیں اور گڑھ لئے ہیں۔

اسلامی جمہوریہ امریکی حکومت سے روابط کو مسترد کرتی ہے جو ناحق تسلط اور زور زبردستی کی علامت اور دنیا کی کمزور اقوام پر ستم کا مظہر ہے۔ جب تک یہ حکومت اقوام پر مستکبرانہ مظالم کرتی رہے گی، ملکوں اور حکومتوں میں مداخلت کرے گی، غاصب صیہونی حکومت جیسی ناجائز حکومتوں کی حمایت کرے گی، ستم رسیدہ اقوام کی بیداری اور آزادی کی تحریکوں کی مخالفت کرے گی اور خاص طور پر مسلمان ایرانی قوم اور دیگر مسلم اقوام کی دشمنی جاری رکھے گی، اس کے ساتھ ہرگز روابط برقرار نہیں کئے جائیں گے۔

دوسرے ملکوں سے روابط چاہے وہ یورپی ہوں یا ایشیائی، افریقی ہوں یا ترقی یافتہ صنعتی ممالک ہوں، چاہے دوسرے ممالک ہوں، اگر حکام کی تشخیص ہو کہ ملک اور قوم کے مفاد میں ہیں، تو ہمارے لئے ہمیشہ پسندیدہ بلکہ ضروری ہیں اور حکومتی عہدیداروں کا فریضہ ہے کہ ہوشیاری کے ساتھ ان روابط کو برقرار کریں۔ حکام اور قوم کو معلوم ہونا چاہئے اور معلوم ہے کہ ان روابط کے قیام اور استحکام سے ہمارا ''نہ مشرقی اور نہ مغربی'' کا اصول مخدوش نہیں ہوتا۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگرچہ تنقید اور حکام کی مشفقانہ نصیحت، خدائی نعمتوں اور اسلام کی قابل فخر باتوں اور امور میں رشد، ترقی اور پیشرفت کے اسباب میں سے

اور امر بالمعروف کی واضح ترین مصداق ہے اور معاشرے میں اس کو باقی رہنا چاہئے بلکہ اس میں فروغ آنا اور اس کی کیفیت کو بہتر ہونا چاہئے لیکن اس مستحسن اور ضروری کام کو ملک کے اصلی خادمین کی نسبت بدظنی اور بدگمانی پھیلانے اور ان کی برائی کرنے سے جو حوصلوں کے پست ہونے اور ان کی حیثیت کے کمزور ہونے پر منتج ہو، مخلوط کرنا بہت بڑی غلطی اور بد دیانتی ہے۔

اگر کوئی اپنی گفتگو یا تحریر سے یا اپنے عمدی رویئے سے، ملک کے اعلی رتبہ حکام کے بارے میں دلوں میں شکوک وشبہات پیدا کرے، ماحول کو تاریک اور مایوس کن ظاہر کرے، اس کو کسی بھی طرح خدمت گزار اور خیر خواہ نہیں سمجھا جا سکتا۔ ہمارے ملک میں جس کا نظام اسلامی اور انقلابی ہے، حکام مکمل طور پر عوامی ہیں، قوم مخلص اور فداکار ہے، عوام اور حکام کے درمیان بے مثال پرخلوص رابطہ پایا جاتا ہے، کام اور پیشرفت کی درخشاں صلاحیت و استعداد موجود ہے اور اس کو دنیا اور اقوام عالم میں نمایاں حیثیت حاصل ہے، یہ کام بیشک ملک کے مستقبل پر وار، انقلابی اقدار سے خیانت اور ناقابل معافی جرم شمار ہوگا۔

میں اپنے عظیم الشان امام (خمینی رحمت اللہ علیہ) کی روشن اور لازوال راہ و روش کی پیروی کرتے ہوئے، ملک کے تمام قانونی اداروں کا دفاع اپنا فریضہ اور حکومت، مجلس شورائے اسلامی (پارلیمنٹ)، عدلیہ اور دیگر قانونی اداروں کی پشت پناہی کو اپنے اوپر واجب سمجھتا ہوں اور ملک کے سچے ہمدرد حکام کی نسبت کوئی بھی دشمنانہ اور کمزور کرنے والا طرز عمل برداشت نہیں کروں گا۔ خاص طور پر محترم صدر مملکت اور خدمت گزار حکومت کے دفاع کو جس کو الحمد للہ آج خدا کے فضل سے ایک ایسی ہستی چلا رہی ہے جو درخشاں ترین انقلابی شخصیات اور ملک کے لئے کارآمد ترین ذہین ہستیوں میں سے ہے، جو جد و جہد کے سولہ برسوں اور انقلاب کی کامیابی کے بعد بارہ برسوں کے دوران ہمیشہ انقلاب کی اگلی صف اور ممتاز حیثیت میں رہی ہے، سب پر واجب

سمجھتا ہوں۔ البتہ ملک کے حکام اور ذمہ دار عہدیداروں کو بھی معلوم ہونا چاہئے اور وہ جانتے ہیں کہ تنقید اور نصیحت پر توجہ، کاموں کے نقائص اور عیوب کو دور کرنا، اسلامی اصول وضوابط کی پابندی اور انقلابی موقف کا تحفظ ایسا فریضہ ہے کہ اسلامی جمہوریہ میں تمام حکام کی لیاقت کا انحصار اس کی ادائیگی اور اس کو محترم سمجھنے پر ہے۔

اسلامی نظام میں عدل و انصاف تمام فیصلوں کی بنیاد ہے اور نظام کے تمام ذمہ داروں کو، مجلس شورائے اسلامی کے اراکین سے لیکر مجریہ کے مختلف شعبوں کے حکام، بالخصوص ماہرین اور پالیسیاں تیار کرنے والوں اور عدلیہ کے ججوں، سب کو چاہئے کہ پورے خلوص کے ساتھ معاشرے میں عدل کے نفاذ کے لئے جدوجہد کریں۔ آج ہمارے معاشرے میں قیام عدل کا سب سے بڑا اقدام، محروم، غریب اور کم آمدنی والے طبقات کی محرومیت کو دور کرنا ہے جنہوں نے تمام مراحل میں نظام کا بوجھ سب سے زیادہ اٹھایا ہے اور اب بھی یہ بوجھ انہی کے کندھوں پر ہے، ہمیشہ خلوص اور دل کی گہرائیوں سے انقلاب اور اسلام کا دفاع کیا ہے۔ محروم طبقات کے دفاع کو جو اس انقلاب کے حقیقی مالک ہیں، ملک کے تمام منصوبوں میں سب سے اوپر، مختلف شعبوں میں اقتصادی اقدامات کا کلیدی محور اور تمام طویل المیعاد اور قلیل المیعاد اقتصادی منصوبوں اور پالیسیوں کا معیار ہونا چاہئے اور اس کو اس طرح پرکھا جائے کہ اس ہدف میں کتنی پیشرفت ہوئی ہے۔

اسی طرح نظام کے حکام، مجلس شورائے اسلامی کے اراکین، مجریہ کے ذمہ داروں اور عدلیہ کے عہدیداروں کو اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہئے کہ ان بیماریوں سے جو غیر عوامی اور طاغوتی نظاموں میں عام ہوتی ہیں، پوری دقت اور حساسیت کے ساتھ خود کو دور رکھیں۔ رفاہ و آسائش کی خواہش، عیش وعشرت کی طلب، غیر قانونی جوڑ توڑ، مالی اور دفتری بدعنوانی، تکبر، عوام سے دوری، عوام کی ضروریات و مطالبات اور ان کی موجودگی سے بے اعتنائی، غلط پارٹی بازی، عوام کی مصلحتوں پر گروہی مصلحتوں کو

ترجیح دینا وغیرہ، یہ وہ بیماریاں ہیں جو لگ جائیں تو کسی بھی نظام کی جڑوں کو اندر سے کھوکھلا کر دیتی ہیں۔ اسی طرح طاغوتی طور طریقوں کو پسند کرنا اور ان کے احیاء کی رغبت، اسلامی اور انقلابی اقدار سے بے اعتنائی دل کو مردہ کر دیتی ہے اور عوامی خدمت کے جذبے اور شوق و ذوق کو سلب کر لیتی ہے جنہوں نے راہ انقلاب میں اپنی جان و مال سب کچھ نثار کر دیا ہے۔ ان کو ناامید اور غمگین کر دیتی ہے۔

ہر شعبے میں بالخصوص منصوبہ بندی اور ماہرین کے شعبوں میں نظام کے اہلکاروں کو معلوم ہونا چاہئے کہ وہ واحد چیز جو ملک و قوم کو دشمنوں اور جابروں کے تسلط اور غربت و جہالت کے شر سے محفوظ رکھ سکتی ہے، اسلامی اقدار اور عدل اسلامی کی پابندی اور اس قوم اور اس کی مخلص اور خالص افرادی قوت پر بھروسہ ہے۔ یہی وہ چیز ہے جو ملک کو غیروں پر انحصار اور دشمنوں کی محتاجی سے بچا سکتی ہے۔

آخری بات یہ ہے کہ حضرت امام خمینی (قدس سرہ الشریف) کی دو برسیوں کے درمیان حضرت حق (تعالی) کی عنایات اور حضرت ولی اللہ الاعظم (امام زمانہ علیہ السلام) کی توجہات ہماری قوم کے شامل حال رہیں اور اس سرفراز و عظیم الشان قوم کے پامال کئے گئے حقوق اس کو واپس ملے جن میں سب سے اہم ہمارے سربلند جنگی قیدیوں کی فاتحانہ وطن واپسی ہے۔ میں خدا کے حضور شکر و سپاس کے ساتھ ایک بار پھر ان عزیزوں کو جنہوں نے اس وقت تہران میں ایک عظیم الشان اجتماع تشکیل دیا ہے اور اپنے پیشوا سے تجدید عہد کے لئے پورے ملک سے یہاں آئے ہیں، خراج تحسین اور عظیم شہداء کے پسماندگان، اپنے اعضائے بدن کا نذرانہ پیش کرنے والے فداکار جانبازوں اور مخلص و غیور سپاہیوں کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں اور اس بات کی یاد دہانی کراتا ہوں کہ یہ بھی آپ کے صبر و پائیداری اور امام عالی مقام (رضوان اللہ تعالی علیہ) کی رہبری کی دین ہے

وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ

اور جو شخص خدا کی مدد کرتا ہے خدا اس کی ضرور مدد کرتا ہے [1]

اسی طرح ضروری ہے کہ پندرہ خرداد مطابق پانچ جون کے خونیں قیام اور اس دن کے شہداء کو جو طاغوتی تاریکیوں سے نکلنے کی کوششوں میں مظلومانہ انداز سے اپنے خون میں غلطاں ہوئے، یاد کریں اور خداوند عالم سے ان کے لئے بلندی درجات کی دعا کریں۔ خداوند عالم سے اس قوم اور تمام مسلمین عالم کے لئے برکات و فیضان رحمت اور دنیا کے کمزوروں اور مظلوموں کی نصرت کی دعا کرتا ہوں۔

سید علی خامنہ ای

والسلام علیکم ورحمت اللہ و برکاتہ

3 جون 1991

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

[1] سورۂ: ۴۰

پاکستان میں تباہ کن سیلاب پر مسلم اقوام کے نام پیغام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عظیم امت اسلامیہ!

سیلاب کا المیہ جس سے پاکستانی مسلمان بھائیوں اور بہنوں کو انتہائی پرمحن حالات کا سامنا ہوا ہے روز بروز زیادہ تباہ کن ہوتا جا رہا ہے۔ اس المیے نے شمالی پاکستان سے جنوبی پاکستان تک بہت سے علاقوں کو زیر آب کر دیا ہے اور دسیوں لاکھ لوگ بے گھر ہو گئے ہیں۔ اس خانماں سوز افتاد کے باعث امداد رسانی کا عمل بھی انتہائی مشکلات سے دوچار ہے۔ پاکستان کے مسلمان عوام کو ایسے عالم میں اس المیے کا سامنا کرنا پڑا ہے کہ جب قابض و جارح امریکی فوجی مسلسل الٹے سیدھے بہانوں سے اس اسلامی ملک کی سرزمین پر حملے کر رہے ہیں۔

باشرف مسلمان اقوام!

نقصانات کی مقدار اتنی زیادہ ہے کہ دسیوں لاکھ بھائیوں اور بہنوں کو آذوقے، لباس اور رہائش کی ضرورت تو ہے ہی ملک کی بنیادی تنصیبات بھی تباہ ہو چکی ہیں۔ بدقسمتی یہ ہے کہ عالمی اداروں نے مصیبت زدہ انسانوں کی امداد کے اپنے فریضے پر صحیح طور پر عمل نہیں کیا ہے اور یہ ایسا معاملہ ہے جس پر توجہ دینے اور باریک بینی سے جس کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔

مسلمان بھائیو اور بہنو!

ہماری امداد کی مقدار کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہو وہ پاکستانی سیلاب زدگان کی ضرورتوں کے پہاڑ کے سامنے ہیچ ہے لیکن اس نازک وقت میں ہمیں اسلامی اخوت کی بنا ہر اپنے فرائض پر عمل کرنا چاہئے اور ان مصیبت زدہ بھائیوں اور بہنوں کی مدد کے لئے آگے بڑھنا چاہئے۔جس نکتے پر اسلامی حکومتوں اور عالمی اداروں کی زیادہ توجہ کی ضرورت ہے وہ اس مصیبت سے نمٹنے کے منصوبوں کی تیاری اور ان پر عملدرآمد میں حکومت پاکستان کی مدد کرنا، امداد رسانی کا انداز اور اس کے دراز مدتی نتائج ہیں۔ یہ ایسا معاملہ ہے جو قدرتی آفات کے موقعے پر حکومتوں کو ہمہ گیر اور بھرپور امداد رسانی کے سلسلے میں مشکلات سے دوچار کرتا ہے۔

سید علی خامنہ ای

9 شہریور 1389

20 رمضان المبارک 1431

31 اگست 2010

حزب اللہ لبنان کے سربراہ سید عباس موسوی

کی شہادت پر تعزیتی پیغام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ رِجَالٌ صَدَقُوۡا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيۡهِ ۚ فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ قَضٰى نَحۡبَهٗ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّنۡتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوۡا تَبۡدِيۡلًا ﴿۲۳﴾

مومنوں میں کتنے ہی ایسے شخص ہیں کہ جو اقرار اُنہوں نے خدا سے کیا تھا اس کو سچ کر دکھایا۔ تو ان میں بعض ایسے ہیں جو اپنی نذر سے فارغ ہو گئے اور بعض ایسے ہیں کہ انتظار کر رہے ہیں اور اُنہوں نے (اپنے قول کو) ذرا بھی نہیں بدلا۔ [1]

کبھی نہ تھکنے والے مجاہد عالم اور حزب اللہ لبنان کے فداکار رہبر حجت الاسلام والمسلمین آقائے سید عباس موسوی، ان کی اہلیہ اور ان کے کمسن بچے کی، صیہونی حکومت کے مجرمانہ ہاتھوں سے مظلومانہ شہادت کی خبر نہایت غم و اندوہ کے ساتھ سنی۔

اس مخلص، ذہین، دلیر اور عالی قدر سید پر خدا کی رحمتیں نازل ہوں اور جلاد

[1] سورۂ الحزاب: ۲۳

اور خوں آشام صیہونیوں پر جو اپنے گھناونے اور جارحانہ مقاصد کے لئے کسی بھی جرم سے دریغ نہیں کرتے اور ان کے خبیث سامراجی حامیوں پر جو اس حکومت کے بڑے جرائم کو نظر انداز کر کے اور اس کے دوام میں مدد کر کے اپنی خباثت آمیز غیر انسانی ماہیت پہلے سے زیادہ آشکارا کرتے ہیں اور حق پسند مسلمانوں کے خلاف کسی بھی سازش اور خیانت سے پس و پیش نہیں کرتے، خدا اور اس کے بندوں کی لعنتیں ہوں۔

اس عظیم شہید اور اس کے مظلوم ساتھیوں کا خون ناحق غاصب صیہونیوں کے خلاف لبنان اور فلسطین کے عوام کی حق طلبی کی جدوجہد میں شدت اور وسعت لائے گا۔ یہ عالی قدر سید جس نے علم کو عمل سے، گفتار کو صداقت سے اور فداکاری کو ذہانت و ادراک سے آمیختہ کیا تھا، مقدس اور خدائی اہداف یعنی اسلام کے دفاع اور ظلم و جارحیت کے مقابلے کی راہ میں درجہ شہادت پر فائز ہوا اور ابدی سعادت حاصل کی۔ اس عظیم ہستی کی تحریک کو اس کے ساتھی، اس کے مورچے کے سپاہی اور لبنان نیز فلسطین کے مظلوم مسلمان آگے بڑھائیں گے۔

اسرائیل اور امریکہ جان لیں کہ اس قسم کے جرائم سے ان کے ظالمانہ تسلط کی راہ ہموار نہیں ہوگی اور نہ ہی وہ اس طرح، ان اقوام کو جو طولانی برسوں سے ان کی شرپسندیوں اور اور مظالم کا سامنا کر رہی ہیں، خوفزدہ کر سکتے ہیں۔

میں اس افتخار شہادت کی جو اس فداکار اور مخلص انسان کے جہاد مسلسل پر خدا کا انعام تھی، لبنانی قوم، حزب اللہ کے پاکیزہ جوانوں اور اس کے رہنماؤں بالخصوص شہید کے پسماندگان ان کے دوستوں اور مخلصین کو مبارکباد اور تعزیت پیش کرتا ہوں اور ان کے لئے خدا کے فضل و رحمت کا طالب ہوں۔

سید علی خامنہ ای

17 فروری 1990

شہید عباس موسوی تیرہ سو اکتیس ہجری شمسی (مطابق 1952) میں لبنان کے شہر بعلبک کے مضافاتی قصبے نبی شیت میں پیدا ہوئے۔ تیرہ سو چھیالیس ہجری شمسی (مطابق 1968) میں دینی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھنے کے لئے حوزہ علمیہ نجف اشرف گئے اور آیت اللہ العظمٰی خوئی اور آیت اللہ العظمٰی سید باقر الصدر شہید جیسے بزرگ اساتذہ سے کسب فیض کیا۔ تیرہ سو ستاون(مطابق1978) میں لبنان واپس گئے اور اسی سال بعلبک میں دینی مدرسہ قائم کیا۔ وہ لبنان بالخصوص جنوبی لبنان کے مقبوضہ علاقوں میں صیہونی دشمن کے خلاف مجاہدت کے سخت ترین حامیوں اور انقلابی تحریک حزب اللہ لبنان کے بانیوں میں تھے۔ تیرہ سو انہتر (مطابق 1990) میں شیخ طفیلی کے بعد حزب اللہ لبنان کے دوسرے سیکریٹری جنرل منتخب ہوئے اور ستائیس بہمن تیرہ سو ستر مطابق 16 فروری 1990 کو جبشیت میں شیخ راغب حرب کی شہادت کی آٹھویں برسی میں تقریر کے بعد ایک کار میں بیروت جا رہے تھے کہ جنوبی لبنان کے تفاحتا نامی علاقے میں صیہونی حکومت کے گن شپ ہیلی کاپٹروں نے حملہ کر کے انہیں، ان کی اہلیہ اور ان کے کمسن بچے کو شہید کر دیا۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

صیہونی حکومت کے وحشیانہ و مجرمانہ

حملوں پر تعزیتی پیغام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

انسان دوستانہ بحری امدادی قافلے پر صہیونی حکومت کا مجرمانہ اور وحشیانہ حملہ اس شر پسند اور خبیث حکومت کے بڑے جرائم کی ایک اور کڑی ہے جو اس نے اپنی شرمناک زندگی کے ساتویں عشرے میں انجام دیا ہے، یہ ان بے رحمانہ اور گستاخانہ اقدامات کا ایک نمونہ ہے جن کا اس علاقے بالخصوص مظلوم سرزمین، فلسطین کے مسلمان دسیوں برس سے شکار ہیں۔ اس بار یہ قافلہ اسلامی یا عرب نہیں تھا بلکہ پوری دنیا کے انسانی ضمیروں اور عالمی رائے عامہ کی نمائندگی کر رہا تھا۔ اس مجرمانہ حملے سے سب پر ثابت ہو جانا چاہئے کہ صہیونیزم، فاشزم کی نئی شکل ہے جس کی انسانی حقوق اور آزادی کی طرفداری کی دعویدار حکومتوں اور سب سے زیادہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کی طرف سے حمایت اور مدد کی جارہی ہے۔ امریکہ، برطانیہ، فرانس اور دیگر یورپی حکومتوں کو جنھوں نے ان وحشیوں کی جو اپنی فطرت میں قاتل ہیں، سیاسی، تشہیراتی، فوجی اور اقتصادی مدد کی ہے اور ہمیشہ اس کے جرائم میں اس کی پشت پناہی کی ہے، سنجیدگی کے ساتھ جواب دینا ہوگا۔ دنیا کے بیدار ضمیروں کو سنجیدگی کے ساتھ سوچنا چاہئے کہ آج

مشرق وسطی کے حساس علاقے میں انسانیت، کتنی خطرناک صورت حال(اور وحشی حکومت) سے دوچار ہے؟ آج غصب شدہ ملک فلسطین اوراس کے مظلوم اورغمزدہ لوگوں پرکیسی سفاک پاگل اور وحشی حکومت مسلط ہے؟ غزہ میں پندرہ لاکھ خواتین، مردوں اوربچوں کا محاصرہ اورغذائی اشیاء، دواؤں اورضروری اشیاء کی ناکہ بندی کا کیامطلب ہے؟ غزہ اورغرب اردن میں نوجوانوں کا روزانہ کاقتل عام، قید اور ایذارسانیاں کس طرح قابل فہم ہوسکتی ہیں؟ فلسطین اب صرف عرب یا اسلامی مسئلہ نہیں رہا بلکہ موجودہ دنیا کا اہم ترین انسانی مسئلہ بن چکا ہے۔غزہ کے لئے بحری امدادی قافلے کے درخشاں اورعلامتی اقدام کی دسیوں شکل میں اور دوسرے طریقوں سے بارہا اور بارہا تکرار ہونی چاہئے، تاکہ سفاک صہیونی حکومت اور اس کے حامی بالخصوص امریکہ اور برطانیہ عالمی رائے عامہ کےضمیر کے زندہ اور بیدار ہونے نیز اس کے عزم کے ناقابل شکست ہونے کو دیکھیں اورمحسوس کریں۔عرب حکومتیں سخت آزمائش اورامتحان سے روبرو ہیں۔ بیدارعرب اقوام ان سےٹھوس اورفیصلہ کن اقدام کا مطالبہ کررہی ہیں۔ اسلامی کانفرنس تنظیم اورعرب لیگ کو غزہ کے محاصرے کے خاتمے،غرب اردن اور دیگرفلسطینی علاقوں میں فلسطینیوں کے گھروں پر حملےمکمل طور پر بند کئے جانے اورنت نیاہو نیز ایہودابااراک جیسے مجرموں پرمقدمہ چلانے سے کم پرراضی نہیں ہونا چاہئے۔مجاہدفلسطینی قوم،غزہ کےعوام اورعوامی حکومت کوبھی معلوم ہونا چاہئے کہ ان کا خبیث دشمن آج پہلے سے کہیں زیادہ کمزور و بے بس ہو چکا ہے۔ پیر کوبحری مجرمانہ اقدام غاصب صہیونی حکومت کی طاقت کانہیں بلکہ اس کی کمزوری اور عاجزی کا ثبوت ہے۔سنت الٰہی یہ ہے کہ ستمگراپنے شرمناک دور کے اواخر میں خوداپنے ہی ہاتھوں اپنی فنا اور زوال کونزدیک کریں۔گذشتہ برسوں کے دوران لبنان پرحملہ اور اس کے بعدغزہ پرحملہ انہی جنونی اور پاگل پن کے اقدامات میں سے ہے،جنھوں نے صہیونی دہشت گردوں کو ان کےحتمی زوال کی کھائی کے اور زیادہ نزدیک کردیا ہے۔

بحیرہ روم میں بین الاقوامی امدادی قافلے پر حملہ بھی انہیں احمقانہ اقدامات میں سے ہے۔

فلسطینی بہنوں اور بھائیو: خداوند حکیم وقدیر پر اعتماد کیجئے، اپنی طاقت پر یقین کیجئے اور اس میں اضافہ کیجئے، اور مکمل کامیابی پر یقین رکھیے اور جان لیجئے کہ

وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ

اور جو شخص خدا کی مدد کرتا ہے خدا اس کی ضرور مدد کرتا ہے [1]

سید علی خامنہ ای

11 خرداد 1389

1 جون 2010

[1] سورۂ الحج: ۴۰

جوہری سائنسداں ڈاکٹر علی محمدی کی شہادت پر تعزیتی پیغام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

استاد ڈاکٹر مسعود علی محمدی رضوان اللہ علیہ کی شہادت پر آپ کی والدہ، شریک حیات، کنبے اور آپ کے تمام احباب، شاگردوں اور شرکائے کار کو تعزیت اور مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

اس جرائم پیشہ ہاتھ نے جس نے یہ سانحہ رقم کیا ہے، اسلامی جمہوریہ کے دشمنوں کے عزائم کو جو ملک کی علمی تحریک ومجاہدت پر ضرب لگانے سے عبارت ہے، بے نقاب کر دیا ہے۔ بلا شبہ ملک کے سائنسداں، اساتذہ اور محققین دشمن کے ان خباثت آلود عزائم کو ناکام بنا دیں گے۔ خداوند عالم سے اس خوش نصیب شہید کی بلندی درجات اور ان کے سوگواروں کے لئے صبر واجر کا طالب ہوں۔

سید علی خامنہ ای

25 دی 1388

15 جنوری 2010

۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞

ممتاز فقیہ آیت اللہ منتظری کے انتقال پر تعزیتی پیغام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اطلاع ملی کہ ممتاز عالم دین آیت اللہ الحاج شیخ حسین علی منتظری رحمت اللہ علیہ نے دار فانی سے دار جاودانی کی جانب کوچ فرمایا۔ آپ تبحر علمی کے مالک اور ممتاز استاد تھے اور بڑی تعداد میں شاگرد آپ سے بہرہ مند ہوئے۔ مرحوم کی زندگی کا طولانی حصہ عظیم الشان امام (خمینی رحمۃ اللہ علیہ) کی تحریک کی خدمت میں گزرا اور آپ نے اس راہ میں بڑی جد و جہد کی اور سختیاں اٹھائیں۔

امام (خمینی رحمۃ اللہ علیہ) کی حیات مبارکہ کے آخری ایام میں بہت بڑی آزمائش کی گھڑی پیش آئی جس کے سلسلے میں اللہ تعالی سے میری دعا ہے کہ اس پر اپنی مغفرت و رحمت کا پردہ ڈالے اور دنیوی سختیوں کو اس کا کفارہ قرار دے۔

مرحوم کے جملہ پسماندگان بالخصوص آپ کی زوجہ محترمہ اور اولاد کو اس انتقال پر تعزیت پیش کرتا ہوں اور مرحوم کے لئے اللہ تعالی کی رحمت و مغفرت کی دعا کرتا ہوں۔

سید علی خامنہ ای

29 آذر 1388

20 دسمبر 2009

❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀

انقلابی شاعر محمد شاہرخی کے انتقال پر تعزیتی پیغام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فرض شناس شاعر جناب محمود شاہرخی رحمت اللہ علیہ کے انتقال پر ملک کے ادبی حلقے، ان کے مداحوں اور اہل خانہ کو تعزیت پیش کرتا ہوں۔ آپ انقلابی اشعار کی دنیا کے کہنہ مشق شعرا اور ان فنکاروں میں تھے جنہوں نے اپنے سخن و بیان کے سرمائے سے انقلاب کی مدد کی اور اپنے فن کو پوری صداقت کے ساتھ اس کے اعلی اہداف کے لئے وقف کر دیا۔ انقلابی شعرا کی نو خیز نسل اس شاعر اور اس پر افتخار وادی کے دیگر کہنہ مشق اساتذہ کی مقروض ہے۔ ہم سب کو اس وسیع و اہم ترین محاذ کے صف شکنوں اور راہ گشاؤں کی قدر کرنا چاہئے۔ میں اس عزیز دوست کے لئے رحمت و رضائے الٰہی کی دعا کرتا ہوں

سیّد علی خامنہ ای

27/آبان/1388

18 نومبر 2009

❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋

صوبہ کردستان کے دہشت گردانہ سانحے پر تعزیتی پیغام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
وَمَنۡ قُتِلَ مَظۡلُوۡمًا فَقَدۡ جَعَلۡنَا لِوَلِیِّہٖ سُلۡطٰنًا
اور جو شخص ظلم سے قتل کیا جائے ہم نے اس کے وارث کو
اختیار دیا ہے (کہ ظالم قاتل سے بدلہ لے) [1]

انتہائی اندوہناک خبر ملی کہ سامراج اور رجعت پسندوں کے جرائم پیشہ مہروں نے مجاہد و خدمت گزار عالم دین اور ماہرین کی کونسل کے رکن ماموستا شیخ الاسلام کے خون سے اپنے ہاتھ رنگین کئے اور یہ با شرف اور خدمت گزار شخص دسیوں سال حق کے دفاع کے بعد لشکر باطل کے ہاتھوں شہید ہو گیا۔ ان چند دنوں کے اندر کچھ دیگر اہم علما، منجملہ سنندج کے عارضی امام جمعہ اور عدلیہ سے تعلق رکھنے والے صوبے کے دو عہدہ دار بھی اس جلیل القدر شخصیت سے قبل زخمی یا شہید کر دیئے گئے۔ رمضان کے مبارک مہینے میں اور ملت فلسطین کی حمایت کے اعلان کے دن کے نزدیک خونخواری وقسی القلبی کا یہ سلسلہ اس بات کی علامت ہے کہ یہ جرائم پیشہ عناصر دینداری کے دعوؤں کے باوجود نہ صرف یہ کہ ''ماہ خدا'' کی بے حرمتی کر رہے ہیں بلکہ ان کی یلغار کا رخ در حقیقت وہی چیز ہے جس کی دشمنی پر سامراجی نظام اور علاقے کی بعض روسیاہ حکومتیں کمربستہ ہیں۔ اسلامی جمہوری نظام سے قلبی لگاؤ اور اسلامی امنگوں اور قدس شریف کا

---

[1] سورۂ الاسرا: ۳۳

دفاع ہی جرائم پیشہ مہروں اور ان کے فرعون صفت اور قارون منش آقاؤں کی نظر میں ان شہیدوں اور زخمیوں کا نا قابل معافی جرم ہے۔ اس سال کردستان کے عطر آگیں اردیبہشت کے مہینے کے بعد(اس مہینے میں انجام پانے والے قائد انقلاب اسلامی کے صوبہ کردستان کے کامیاب دورے کی جانب اشارہ ہے) جس میں اسلامی اتحاد کی دل نواز آواز اس علاقے میں ہمیشہ سے زیادہ گونجی، سامراجی اور استبدادی عناصر اب تک اس صوبے کے مظلوم و نجیب عوام سے انتقام لے رہے ہیں۔ ان سنگدل دشمنوں کے لئے کرد، فارس، شیعہ اور سنی میں کوئی فرق نہیں ہے۔ ان کینہ توز عناصر نے ماموستا شیخ الاسلام جیسے مظلوم شہید پر بھی بربریت بھرا حملہ کیا۔ خدا و رسول اور مومنین کی لعنت ہو ان خونخواروں اور ان کی حمایت اور رہنمائی کرنے والے مراکز پر۔ کردستان کے عزیز عوام اپنی بصیرت کے ذریعے اپنے دشمنوں کی شناخت کریں اور صوبے کے سکیورٹی حکام ان حربی قاتلوں کے خلاف سخت اقدام کو اپنے منصوبوں میں سرفہرست رکھیں۔

اینجانب صوبہ کردستان کے عوام بالخصوص سوگوار خاندانوں کو تعزیت اور مبارکباد پیش کرتے ہوئے ان عظیم شہیدوں بالخصوص جناب ماموستا شیخ الاسلام شہید کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں اور اللہ تعالی کی بارگاہ میں ان کی مغفرت اور علو درجات کے لئے دعا گو ہوں۔

سیّد علی خامنہ ای

26 شہریور 1388

18 ستمبر 2009

عراق کے ممتاز سیاسی و مذہبی رہنما

سید عبد العزیز حکیم کے انتقال پر تعزیتی پیغام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

انتہائی اندوہ ناک خبر موصول ہوئی کہ عراق کی مجلس اعلائے اسلامی کے سربراہ حجت الاسلام سید عبد العزیز حکیم نے دار فانی کو وداع کہا اور دار باقی کی سمت کوچ فرمایا۔

عراقی حکومت اور عوام کے لئے یہ بہت بڑا نقصان اور اسلامی جمہوریہ ایران کے لئے بڑی دردناک محرومی ہے۔ آپ اہل تشیع کے عظیم مرجع تقلید آیت اللہ العظمیٰ سید محسن الحکیم کے ان آخری پسماندگان میں سے تھے جو سب کے سب عراق کی سفاک حکومت اور سامراج کے مہروں کے ہاتھوں شہید ہوئے یا اس عظیم جہاد کی دشوار آزمائشوں سے گزرے۔

ایران میں قیام کے دوران بھی اور صدام کی سرنگونی کے بعد عراق لوٹ جانے کے بعد بھی قومی حکومت کی تشکیل کی راہ میں اس مجاہد مذہبی رہنما نے نا قابل فراموش اور کم نظیر خدمات انجام دیں۔

اینجانب اس دردناک سانحے پر گہرے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے عراقی قوم، حکومت، مجلس اعلائے اسلامی، بلند مرتبہ حکیم خاندان، آپ کی اولادوں بالخصوص جناب سید عمار حکیم کوتعزیت پیش کرتا ہوں اور مرحوم کے لئے رحمت ومغفرت الٰہی اور عراقی قوم اور حکومت کے لئے ترقی وسربلندی کی دعا کرتا ہوں۔

سیّدعلی خامنہ ای

5 شہریور 1388

ششم رمضان 1430 ہجری قمری

❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀

زاہدان کے دہشت گردانہ سانحے پر تعزیتی پیغام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

زاہدان کا دہشت گردانہ سانحہ جو صدیقہ طاہرہ (حضرت فاطمہ زہرا) سلام اللہ علیہا کے یوم شہادت پر اہل بیت نبوت سے عقیدت رکھنے والوں کے شہید اور زخمی ہونے پر منتج ہوا، میرے لئے افسوس ناک، غم انگیز اور تشویش کا باعث ہے۔ ان مومنین پر حملہ، جو اللہ تعالی کی عبادت اور اہل بیت علیہم السلام سے اظہار عقیدت کے لئے خانہ خدا میں مجتمع تھے، گناہ عظیم ہے جس کا ارتکاب کرنے اور سبب قرار پانے والوں کو اللہ تعالی کبھی بھی معاف نہیں کرے گا۔

وَمَنۡ یَّقۡتُلۡ مُؤۡمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِیۡهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَیۡهِ

اور جو شخص مسلمان کو قصداً مار ڈالے گا تو اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ (جلتا) رہے گا اور خدا اس پر غضبناک ہوگا اور اس پر لعنت کرے گا۔ [1]

اس جرم کا ارتکاب کرنے والوں نے ممکن ہے کہ تعصب اور جہالت کی بنا پر اس عظیم گناہ کو انجام دیا ہو لیکن اس میں دو رائے نہیں کہ بعض مداخلت پسند طاقتوں کے سیاسی منصوبہ سازوں اور ان کی خفیہ ایجنسیوں کے ہاتھ اس سانحے کا نشانہ بننے والے

---

[1] سورۂ النساء: ۹۳

بے گناہوں کے خون سے آلودہ ہیں۔ علاقے کے ملکوں اور ایران میں فتنہ وفساد برپا کرنا اور برادرکشی پھیلانا اسلامی جمہوریہ کے دشمنوں کا دیرینہ منصوبہ رہا ہے اورعوام کی ہوشیاری اور عہدہ داروں کے سنجیدہ اقدامات سے ہی اس خباثت اور سیاسی پستی کا سد باب کیا جا سکتا ہے۔ زاہدان اورصوبے کے دیگر شہروں بلکہ ملک بھر کےعوام کو چاہیئے کہ دشمنوں کی سازشوں کی جانب سے پوری طرح ہوشیار رہیں اور اپنے اسلامی وقومی اتحاد کی حفاظت کرتے ہوئے اسلام و ایران کے دشمنوں کو ناکام بنا دیں۔صوبے کے سنی علما وعمائدین کو چاہیئے کہ اہل سنت کے دفاع کے نام پر اس طرح کے جرائم انجام دینے والے فتنہ پروروں سے بیزاری کے اظہار میں ٹھوس موقف اختیار کریں اورعوام کو دشمن کے مکر وحیلے سے آگاہ کریں۔ اسی طرح لازمی ہے کہ شیعہ علما اور با اثر شخصیات بھی سب کو دشمنوں کے مذہبی ونسلی اختلاف پیدا کرنے کے شوم اہداف سے آگاہ کریں اور غیر دانشمندانہ اورتعصب پر مبنی ردعمل کو روکیں۔سیکیورٹی اور سیاسی شعبے کے عہدہ داروں اور اہلکاروں کو چاہیئے کہ پوری ہوشیاری اورسنجیدگی سے تمام مسلمان عوام کی سکیورٹی کی پاسداری کرتے ہوئے اس جرم کے ذمہ داروں کو انصاف کے کٹہرے میں پہنچائیں۔ میں سوگوار خاندانوں کوتعزیت پیش کرتا ہوں اور ان سے اظہار ہمدردی کرتا ہوں اور اللہ تعالی کی بارگاہ میں شہدا کے لئے بلندی درجات اور زخمیوں کے لئے شفائے عاجل کی دعا کرتا ہوں۔

سید علی خامنہ ای

8 خرداد 1388

4 جمادی الثانی 1430

29 مئی 2009

❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀

حضرت آیت اللہ بہجت

کے انتقال پرملال پر تعزیتی پیغام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بڑے غم اور افسوس کی یہ خبر موصول ہوئی کہ عالم ربانی، فقیہ عالی قدر، اور عارف روشن ضمیر حضرت آیت اللہ حاج شیخ محمد تقی بہجت ''قدس اللہ نفسہ الزکیہ'' نے دار فانی کو وداع کہا اور جوار رحمت حق سے ملحق ہو گئے۔ میرے لئے اور اس مرد بزرگ کے جملہ عقیدت مندوں کے لئے یہ سنگین مصیبت اور نا قابل تلافی خسارہ ہے۔ ''ثلم فی الاسلام ثلمۃ لا یسدھا شئ'' عصر حاضر کے برجستہ مراجع تقلید میں شمار کئے جانے والے یہ بزرگوار، عظیم معلم اخلاق و عرفان اور بے کراں فیوضات معنوی و روحانی کا سرچشمہ تھے۔ اس پارسا و پرہیزگار کا با صفا و نورانی قلب اور آپ کا عطر انگیز کلام متلاشیوں کے لئے علمی و فکری راہنما تھا۔

میں حضرت بقیۃ اللہ الاعظم ارواحنا فداہ کی بارگاہ میں قلبی تعزیت پیش کرتا ہوں، اسی طرح علمائے کرام اور مراجع عظام نیز آپ کے شاگردوں، عقیدت مندوں، آپ سے کسب فیض کرنے والوں بالخصوص آپ کے معزز خاندان اور فرزندان ارجمند

کو تعزیت پیش کرتا ہوں۔ میں اپنے اور دیگر متاثرین کے لئے اللہ تعالی کی بارگاہ میں صبر وضبط اور ان بزرگوار کی روح مطہرہ کے لئے رحمت ومغفرت کی دعا کرتا ہوں۔

سید علی خامنہ ای

27/ اردیبہشت/1388

22/ جمادی الاول/1430

2009-05-17

عراق میں حالیہ ہولناک دہشت گردانہ واقعات اورزائرین حسینی کی مظلومانہ شہادت پرتعزیتی پیغام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عراق میں ہولناک دہشت گردانہ واقعات اور زائرین حسینیؑ کی مظلومانہ شہادت نے ایسے دلوں کوغمزدہ اور ماتمدار بنادیا ہے جو اہل بیت پیغمبرصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق و محبت میں ہی دھڑکتے اور اپنی سعادت ونجات محمد وآل محمد علیہم السلام کی پیروی میں مضمر سمجھتے ہیں۔ ان روسیاہوں کو جنھوں نے ان مظلوموں کے خون سے اپنے ہاتھ رنگین کئے ہیں اور جنھوں نے ان بھیانک جرائم کا ارتکاب کیا ہے یہ جان لینا چاہئے کہ انھوں نے شیاطین انس وجن کی خوشنودی کو اولیاء الٰہی کی رضا وخوشنودی پر ترجیح دی ہے اور خود کو خدائے عزیز وقہار کے غیظ وغضب کی آگ میں جھونک دیا ہے۔

وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيۡطَةٌۢ بِالۡكٰفِرِيۡنَ۝۵۴

اور دوزخ تو کافروں کوگھیر لینے والی ہے۔ [۱]

وہ گھناؤنے ہاتھ اور شیطانی دماغ بھی جنھوں نے عراق میں اس طرح کی اندھی دہشت گردی کی بنیاد ڈالی ہے یہ جان لیں کہ یہ آگ خود ان کے دامن کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لے گی۔ بعض دیگر اسلامی ملکوں کی طرح ان کے گھناؤنے عزائم سب

---

[۱] سورۂ العنکبوت: ۵۴

سے زیادہ انہی کے گلا دبوچیں گے۔ اس طرح کے جرائم اور ان جیسے دیگر دہشت گردانہ واقعات کی اصل ذمہ دار امریکی فوج ہے جس نے دہشت گردی کے خلاف جنگ کے بہانے ایک اسلامی ملک پر ظالمانہ طریقے سے قبضہ کر رکھا ہے اور جس نے دسیوں ہزار انسانوں کو خاک وخون میں غلطاں کر دیا اور ہر روز اس ملک میں بدامنی کے واقعات میں اضافہ کر رہی ہے۔ عراق میں دہشت گردی کے زہر آگیں خود رو پودے کا نشونما، بلا شبہ امریکی جرائم کے سیاہ باب میں درج کیا جائے گا اور ان کے سلسلے میں بنیادی ملزمین امریکہ اور اسرائیل کی خفیہ ایجنسیاں ہیں۔ ہم عراقی حکومت سے توقع کرتے ہیں کہ وہ اس طرح کے جرائم و دہشت گردانہ واقعات کا پوری قوت کے ساتھ مقابلہ کرے گی اور مقدس مقامات کے زائرین کے تحفظ کو یقینی بنائے گی۔ اس سانحے میں جاں بحق ہونے والے لوگ بارگاہ حسینیؑ کی زیارت کی راہ کے شہید ہیں اور ان کا اجر و ثواب عزیز و رحیم پروردگار کے پاس محفوظ ہے۔ البتہ ان کے باز ماندگان اور احباب کے دل غم میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ میں اس واقعے سے متاثر تمام افراد بالخصوص باز ماندگان کو تعزیت پیش کرتا ہوں اور زخمیوں کی شفاء کے لئے اللہ تعالی کی بارگاہ میں دعا گو ہوں۔

سید علی خامنہ ای

4 اردیبہشت 1388

24 اپریل 2009

❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋

معروف مترجم قرآن، شاعرہ اور مصنفہ

محترمہ طاہرہ صفار زادہ

کے انتقال پرملال پر تعزیتی پیغام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عقل و فرزانگی شخصیت کی مالک، خلاقی صلاحیتوں سے سرشار شخصیت مصنفہ اور شاعرہ محترمہ طاہرہ صفار زادہ کے انتقال پر ان کے بازماندگان اور ملک کے حلقہ شعر و ادب کو تعزیت پیش کرتا ہوں۔ اس باایمان خاتون کی خدمات بالخصوص ان کے ہاتھوں انجام پانے والا ترجمہ قرآن کریم بارگاہ حق میں ان کی نیکیوں کے پلڑے کی گرانی کو یقیناً بڑھا دے گا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالی کی رحمت و مغفرت ان کے شامل حال ہو۔

سید علی خامنہ ای

26-10-2008

عالمی کانفرنس ''دہشت گردی سے مقابلہ'' کے نام پیغام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مہمانان گرامی اور حاضرین محترم! آپ سب کا میں شکرگزار ہوں جو بشریت کی بہت بڑی مصیبت یعنی دہشت گردی کے مسئلے کا جائزہ لینے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ میں آپ سب کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ تجزیئے اور تحلیل کا یہ عمل، جس کا جاری رہنا اور عالمی برادری کی سطح پر آگاہانہ عزم اور مخلصانہ مساعی پر منتج ہونا بلاشبہ بہت اہم ہے، دہشت گردی کے سد باب اور اس دردناک مصیبت سے انسانیت کی نجات کی سمت میں انشاء اللہ ایک بنیادی قدم قرار پائے گا۔ ہم نصرت الٰہی اور ہدایت خداوندی پر تکیہ کرتے ہوئے قوی امید کے ساتھ اس مہم کو آگے بڑھائیں گے اور سچے ہمدردوں اور فریضہ شناس افراد کے تعاون سے پیش قدمی کریں گے۔

دہشت گردی کوئی بالکل نئی اور حالیہ زمانے میں رونما ہونے والی شئے نہیں ہے۔ تاہم تباہ کن اسلحے کی پیداوار اور المناک قتل عام کا راستہ آسان ہو جانے کے نتیجے میں یہ مذموم شئے سیکڑوں گنا زیادہ ہولناک اور خطرناک بن گئی ہے۔

دوسرا اہم اور ہولناک نکتہ توسیع پسند طاقتوں کے شیطانی عزائم ہیں جنہوں نے دہشت گردی کو اپنے ناجائز اہداف کے حصول کے لئے اپنی پالیسیوں اور منصوبہ بندیوں میں ایک اہم حربے کے طور پر شامل کر رکھا ہے۔

ہمارے علاقے کی قوموں کی تاریخ کبھی بھی فراموش نہیں کرے گی کہ سامراجی حکومتوں نے کس طرح فلسطین پر غاصبانہ قبضہ کرنے اور مظلوم قوم کو اس کے گھر بار سے بے دخل کرنے کے لئے عالمی صیہونی ایجنسی جیسے گستاخ دہشت گرد گینگ بنائے اور اسی قسم کے دس سے زیادہ گروہوں کی باقاعدہ مدد کی جس کے نتیجے میں دیر یاسین جیسے المیئے رونما ہوئے۔

صیہونی حکومت اپنی پیدائش کے وقت سے آج تک فلسطین کے اندر اور باہر اعلانیہ دہشت گردانہ کارروائیاں انجام دیتی رہی اور وہ نہایت بے شرمی سے برملا اس کا اظہار بھی کرتی رہی ہے۔ صیہونی حکومت کے سابق اور موجودہ حکام دہشت گردی کی اپنی تاریخ اور بسا اوقات قتل کی وارداتوں میں اپنی باقاعدہ شمولیت پر فخر کرتے ہیں۔

دوسری مثال ریاستہائے متحدہ امریکہ کی حکومت کی ہے جس نے گذشتہ چند عشروں کے دوران اس علاقے میں دہشت گردانہ کارروائیوں کی طویل فہرست اور منظم دہشت گردانہ تنظیموں کی مالیاتی و اسلحہ جاتی امداد میں بنیادی کردار ادا کیا ہے۔ افغانستان اور پاکستان کے دیہی اور محروم علاقوں میں نہتے خاندانوں پر بغیر پائلٹ کے طیاروں سے حملے جن سے کئی بار شادی کا جشن سوگ میں بدل گیا، عراق میں بلیک واٹر کی مجرمانہ کارروائیاں، عراقی شہریوں اور علمی ہستیوں کا قتل عام، ایران، عراق اور پاکستان میں بم حملے کرنے والے گروہوں کی مدد، موساد کی مدد سے ایران میں ایٹمی سائنسدانوں کا قتل، خلیج فارس میں ایران کے مسافر طیارے کو نشانہ بنانا اور تقریبا تین سو مسافر بچوں، عورتوں اور مردوں کا بہیمانہ قتل عام اس شرمناک اور ناقابل فراموش فہرست کی محض چند مثالیں ہیں۔

امریکہ، برطانیہ اور بعض دیگر مغربی حکومتوں نے دہشت گردانہ کارروائیوں کے سلسلے میں اپنے سیاہ اور قابل مذمت ریکارڈ کے باوجود دہشت گردی سے مقابلے کا

دعوی بھی اپنے بے بنیاد دعوؤں میں شامل کر لیا ہے۔ جن دہشت گردوں نے 1980 کے عشرے میں ہزاروں افراد کو سفا کانہ انداز میں موت کے گھاٹ اتار دیا، ایک کارروائی میں ملک کی بہتر علمی و سیاسی شخصیات اور اعلی حکام کو قتل کر دیا اور ایک دوسرے واقعے میں ہمارے ملک کے صدر اور وزیر اعظم کو شہید کر دیا، آج یورپی حکومتوں اور عہدیداروں کی انہیں حمایت حاصل ہے اور انہی کی حمایت میں وہ زندگی بسر کر رہے ہیں۔

اس کارستانیوں کے بعد دہشت گردی سے مقابلے کا دعوی انتہائی بے شرمانہ معلوم ہوتا ہے۔ امریکہ اور اس کی پیروکار یورپی حکومتیں ایسے عالم میں فلسطین کی مجاہد تنظیموں کو جو اپنی سرزمین کی نجات کے لئے انتہائی مظلومیت کے ساتھ جدوجہد کر رہی ہیں، دہشت گرد قرار دیتی ہیں۔ دہشت گردی کی یہ گمراہ کن تعریف بھی آج کی دنیا میں دہشت گردی کی آفت کی ایک بنیادی وجہ ہے۔

تسلط پسندانہ نظام کے عمائدین کی نگاہ میں دہشت گردی ہر وہ عمل ہے جو ان کے ناجائز مفادات کو خطرے میں ڈال دے۔ وہ ایسے مجاہدین کو جو غاصب اور مداخلت پسند طاقتوں کا مقابلہ کرنے کے اپنے حق کو استعمال کرتے ہیں، دہشت گرد قرار دیتے ہیں لیکن اپنے خبیث مہروں کو جو بے گناہ عوام کی جان اور سلامتی کے لئے مصیبت بنے ہوئے ہیں، دہشت گرد ماننے کو تیار نہیں ہیں۔

آپ کی اس نشست کا ایک کلیدی کام دہشت گردی کی دقیق اور واضح تعریف کرنا ہوسکتا ہے۔ ہم اسلامی تعلیمات پر تکیہ کرتے ہوئے جن میں انسانی وقار کو سرفہرست رکھا گیا ہے اور جن میں ایک بے گناہ انسان کے قتل کو تمام انسانوں کے قتل عام کے برابر قرار دیا گیا ہے، ہم ایک ایسی قوم کی حیثیت سے جسے گذشتہ تین عشروں کے دوران بہیمانہ دہشت گردی سے سنگین نقصانات اٹھانے پڑے ہیں، اس شیطانی لعنت کے خلاف جد و جہد کو ایسا فریضہ سمجھتے ہیں جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا اور اس

عظیم جنگ کے سلسلے میں ہم اپنی سعی و کوشش کو ''**بحول اللہ و قوتہ**'' پوری توانائی کے ساتھ جاری رکھیں گے۔

والسلام علیکم وعلی عباداللہ العالمین

سید علی خامنہ ای

3/تیر ماہ/1390

24 جون 2011

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

امریکہ میں قرآن کی توہین کے سانحے پر ولی امرالمسلمین کا پیغام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قال اللہ العزیز الحکیم:

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ﴿۹﴾

بے شک ہم نے اس قرآن کو بتدریج نازل کیا ہے اور حتمی طور پر ہم اس کی حفاظت کریں گے۔[1]

عزیز ملت ایران، باعظمت امت اسلامیہ!

امریکہ میں قرآن مجید کی جنون آمیز، نفرت انگیز اور قابل مذمت انداز سے بےحرمتی جو اس ملک کی پولیس کے تحفظ میں انجام پائی، بہت تلخ اور بڑا سانحہ ہے جسے چند بے مایہ اور بکے ہوئے عناصر کی احمقانہ حرکت پر محمول نہیں کیا جا سکتا۔ یہ ان مراکز کی جانب سے منصوبہ بند اقدام ہے جو برسوں سے اسلام کی مخالفت اور اسلاموفوبیا پھیلانے پر کاربند ہیں اور سیکڑوں طریقوں اور ہزاروں تشہیراتی حربوں کے ذریعے اسلام و قرآن کے خلاف نبرد آزما ہیں۔ یہ اس شرمناک سلسلے کی ایک کڑی ہے جس کا آغاز کافر مرتد سلمان رشدی کی خائنانہ حرکت سے شروع ہوا اور خبیث ڈنمارکی

[1] سورۂ الحجر:۹

کارٹونسٹ کی حرکتوں اور ہالیوڈ کی سیکڑوں اسلام مخالف فلموں کی شکل میں آگے بڑھتے ہوئے اب اس نفرت انگیز منظر تک پہنچا ہے۔ ان شر پسندانہ حرکتوں کے پیچھے کیا ہے اور کون ہے؟

اس شر پسندانہ روش کا جائزہ لینے سے، جو ان برسوں میں افغانستان، عراق، فلسطین، لبنان اور پاکستان میں مذموم اقدامات کے ساتھ جاری رہی ہے، کوئی شک و شبہ باقی نہیں رہتا کہ ان کے تار تسلط پسندانہ نظام اور صیہونی تھنک ٹینک سے جڑے ہوئے ہیں جن کا امریکا کی حکومت اور صیہونی وفوجی اداروں اسی طرح برطانوی حکومت اور بعض یورپی حکومتوں پر گہرا اثر و رسوخ ہے۔ یہ وہی لوگ ہیں کہ گیارہ ستمبر کو ٹاوروں پر ہونے والے حملوں کے معاملے میں آزادانہ تحقیقاتی کارروائیوں کے نتیجے میں شک کی سوئی جن کی جانب گھومتی جا رہی ہے۔ اس واقعے سے اس وقت کے جرائم پیشہ امریکی صدر کو افغانستان اور عراق پر حملے کا بہانہ میسر آیا اور اس نے صلیبی جنگ کا اعلان کر دیا اور رپورٹوں کے مطابق اسی شخص نے کل اعلان کیا ہے کہ میدان میں کلیسا کے اتر آنے کے بعد یہ صلیبی جنگ مکمل ہوئی ہے۔

تازہ نفرت انگیز اقدامات کا مقصد یہ ہے کہ ایک طرف عیسائی معاشرے میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف لڑائی عمومی سطح تک پھیل جائے اور کلیسا اور پادری کی مداخلت کے ذریعے اسے مذہبی رنگ اور دینی تعصب کا سہارا مل جائے اور دوسری جانب دیگر مسلم قوموں کو جو اس مذموم جسارت سے خشمگیں ہوں گی اور جن کے جذبات مجروح ہو جائیں گے، انہیں عالم اسلام اور مشرق وسطی کے مسائل اور تبدیلیوں سے غافل کر دیا جائے۔

یہ کینہ توزی ایک نئے سلسلے کی شروعات نہیں بلکہ صیہونزم اور امریکا کی سرکردگی میں جاری اسلام دشمنی کے طویل سلسلے کا ایک نیا مرحلہ ہے۔ اس وقت تمام عمائدین سامراج اور ائمہ کفر اسلام کے مدمقابل کھڑے ہو گئے ہیں۔ اسلام انسان کی

آزادی اور معنویت و روحانیت کا دین ہے اور قرآن رحمت وحکمت اور عدل و انصاف کی کتاب ہے۔ دنیا کے تمام حریت پسندوں اور ادیان ابراہیمی کے پیروکاروں کی ذمہ داری ہے کہ اس نفرت انگیز طریقے سے انجام دی جانے والی اسلام دشمنی کی مذموم سیاست کا مقابلہ کریں۔ امریکی حکومت کے عمائدین اپنی فریبانہ اور کھوکھلی باتوں سے اس مذموم حرکت سے خود کو مبرا ظاہر نہیں کر سکتے۔ برسوں سے افغانستان، پاکستان، عراق، لبنان اور فلسطین میں دسیوں لاکھ مسلمانوں کے حقوق اور مقدسات کو پامال کیا جا رہا ہے۔ لاکھوں ہلاکتیں، دسیوں ہزار مردوں اور عورتوں کی گرفتاری اور انہیں دی جانے والی ایذائیں، ہزاروں اغوا شدہ عورتیں اور بچے اور دسیوں لاکھ معذور، بے گھر اور بے سہارا لوگ کس چیز کی قربانی بنے ہیں؟ ان تمام مظلومیتوں کے بعد بھی مغربی میڈیا میں کیوں مسلمانوں کو تشدد پسند اور قرآن و اسلام کو انسانیت کے لئے خطرہ ظاہر کیا جاتا ہے؟ کون شخص اس پر یقین کر سکتا ہے کہ یہ وسیع سازش امریکی حکومت کے اندر موجود صیہونی عناصر کی مدد اور مداخلت کے بغیر ممکن ہوئی اور اسے روبہ عمل لایا گیا ہے؟

ایران اور پوری دنیا کے مسلمان بھائیو اور بہنو!

میں ہر ایک کو ان چند نکات کی جانب متوجہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں؛

اول: یہ سانحہ اور اس سے قبل پیش آنے والے واقعات سے واضح طور پر پتہ چلتا ہے کہ آج عالمی سامراجی نظام کے نشانے پر جو چیز ہے وہ دین اسلام اور قرآن مجید ہے۔ اسلامی جمہوریہ سے سامراج کی آشکارا دشمنی سامراج سے اسلامی مملکت ایران کی صریحی دشمنی کا جواب ہے اور اسلام اور دیگر مسلمانوں کی دشمنی سے خود کو مبرا ظاہر کرنے کی ان (سامراجی طاقتوں) کی کوشش بہت بڑا جھوٹ اور شیطانی فریب ہے۔ وہ اسلام اور اس دین سے وابستہ تمام افراد نیز مسلمانوں کی شناخت کے دشمن ہیں۔

دوم: اسلام اور مسلمانوں سے کینہ توزی کا یہ سلسلہ اس بات کا نتیجہ ہے کہ کئی عشروں سے لیکر اب تک نور اسلام ہمیشہ سے زیادہ تابندہ اور عالم اسلام بلکہ مغرب

میں بھی دلوں میں اس کا اثر و نفوذ ہمیشہ سے زیادہ وسیع تر ہو گیا ہے، یہ نتیجہ ہے اس بات کا کہ امت اسلامیہ ہمیشہ سے زیادہ بیدار ہو گئی ہے اور مسلمان قوموں نے دو صدیوں کی سامراجی و استعماری طاقتوں کی زنجیر کو توڑ دینے کا تہیہ کر لیا ہے۔قرآن اور عظیم الشان پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کا سانحہ اپنی تمام تر تلخیوں کے باوجود اپنے اندر ایک عظیم بشارت بھی چھپائے ہوئے ہے؛ قرآن کا درخشاں سورج روز بروز زیادہ بلند اور زیادہ تابناک ہوتا جائے گا۔

سوم: ہم سب کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس تازہ سانحے کا کلیسا اور عیسائیت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ چند احمق اور بکے ہوئے پادریوں کی بچکانہ حرکت کو تمام عیسائیوں اور ان کے مذہبی پیشواؤں سے نہیں جوڑنا چاہئے۔ ہم مسلمان دوسرے ادیان کے مقدسات کے سلسلے میں ہرگز ایسا کوئی قدم نہیں اٹھائیں گے۔ عوامی سطح پر مسلمان۔عیسائی تنازعہ دشمنوں اور اس جنونی سازش کے منصوبہ سازوں کی خواہش ہے لیکن ہمیں قرآن سے ملنے والا سبق اس کے بالکل برعکس ہے۔

چہارم: مسلمانوں کا احتجاج آج امریکی حکومت اور ان کے سیاستدانوں سے ہے۔ اگر وہ اپنی عدم مداخلت کے دعوے میں سچے ہیں تو انہیں چاہئے کہ اس عظیم مجرمانہ کارروائی کے اصلی ذمہ داروں اور منظر عام پر سرگرم عناصر کو کہ جنہوں نے ڈیڑھ ارب مسلمانوں کے دلوں کو رنجیدہ کیا ہے قرار واقعی سزا دیں۔

والسلام علی عباد اللہ الصالحین

سیّد علی خامنہ ای

22/شہریور/1389

13/9/2010

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁